

علمی ناشر رضویات حضرت علامہ صاحبزادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری رضوی رض
کی حیات و خدمات پر ممتاز اہل قلم کا خراج تحسین

ضیاء تباں



ترتیب اهتمام

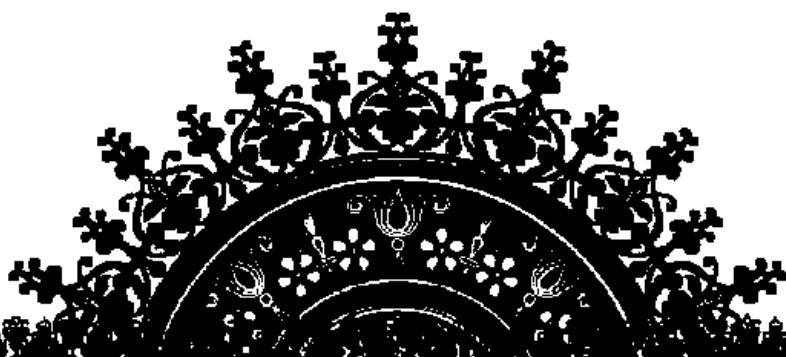
محمد شرافت علی قادری رضوی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سمندری

Cell #: 0344-8672550

عالی ناشر رضویات حضرت علامہ صاحبزادہ سید وجہت رسول تابان قادری رضوی رض
کی حیات و خدمات پر ممتاز اہل قلم کا خراج تحسین

ضایے تابان



ترتیب اهتمام

محمد شرفت علی قادری رضوی

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا مندri
Cell #: 0344-8672550

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جملہ حقوق بحق مصنف و ناشر محفوظ ہیں!

نام کتاب خیائے تابان
 ترتیب و اہتمام محمد شرافت علی قادری رضوی
 تعاون صاحبزادہ ریاست رسول قاری (آف کرائی)
 حاجی عبدال Razاق تابانی (آف کرائی)
 تاریخ اشاعت اول فروری ۲۰۲۰ء
 صفحات 64
 تعداد 1100
 ناشر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا سمندری
 ذیروانگ و پرنٹنگ سجان کپیوٹر زینڈ پرنٹر زینڈ فیصل آباد
 0301-7008928



ملنے کے پتے

جامعہ حفیہ ۷۳۲ گ - پ کرول سمندری (پاکستان)

0344-8672550



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اچھو تے رضوی

۱۴۳۱ھ

راحت رسائی و جاہت رسول قادری

۱۹۲۰ء

کرامی

زہے رہبر دین و ملت وجاہت زہے محن اہل سنت وجاہت
 زہے آبروئے صداقت وجاہت زہے جستجوئے حقیقت وجاہت
 حیثیت وجاہت، عزیمت وجاہت نشان رو استقامت وجاہت
 ہزاروں کروڑوں کو تالیدہ کر کے ہوئے آج دنیا سے رخصت وجاہت
 انہیں بخششے کو بلایا گیا ہے گئے ہیں سوئے باب جنت وجاہت
 سدا ان کی ہستی پہ نازار رہیں گی ریاضت، لیاقت، شجاعت وجاہت
 سمجھی کی زبان سے بھی سن رہا ہوں سمجھی کہہ رہے ہیں وجاہت، وجاہت
 عروس ان کی تاریخ رحلت جو پوچھئے تو کہئے کہ ”ما و شریعت وجاہت“

صاحبزادہ محمد نجم الامین عروس فاروقی

موذیاں شریف گجرات

آہ میرے محسن

حضرت پیر طریقت آفتاب رضویت اسیرِ مفتی عظیم قاسم فیضان رضا صاحبزادہ سید وجہت رسول قادری رضوی جعفر اللہ آپ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ تمن پشتوں سے خاندان اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی جعفر اللہ سے وابستہ ہیں آپ کے جد امجد حضرت سیف المسلط شیرامنت سید شاہ ہدایت رسول قادری جعفر اللہ خلیفہ سرکار اعلیٰ حضرت اور آپ والد بزرگوار ولی کامل حضرت سید شاہ وزارت رسول قادری جعفر اللہ حضرت جمۃ الاسلام امام حامد رضا خان جعفر اللہ کے مرید و خلیفہ تھے۔

صاحبزادہ سید وجہت رسول قادری جعفر اللہ کی ساری زندگی کار رضا سے عبارت ہے انخارة برس پہلے جب بہاولپور حضرت فیض ملت مفتی عظیم پاکستان علامہ الحاج ابو صالح مفتی محمد فیض احمد اویسی جعفر اللہ کی بارگاہ اقدس میں دورہ تفسیر پڑھنے کے لیے حاضر ہوا تو انہوں نے فقیر سے فرمایا تمہارے اندر رضویات سے لگاؤ ہے آپ کو ان بزرگوں سے رابطہ میں رہنا ہے حضرت قبلہ استاد گرامی نے دونوں شخصیات کا تعارف عطا فرمایا ایک حضرت صاحبزادہ سید وجہت رسول قادری رضوی جعفر اللہ و میرے محسن رضویت جناب پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد صاحب مجددی جعفر اللہ ان دونوں ڈاکٹر صاحب قبلہ جہان امام ربانی پر کام کروار ہے تھے۔

جب جہان امام ربانی شائع تو حضرت قبلہ اویسی صاحب نے فقیر کے لیے بھی جہان امام ربانی کے ایک سیٹ بارے خود ڈاکٹر صاحب کو خط لکھا جو اس فقیر کے پاس محفوظ ہے اللہ تعالیٰ ان مبارک تین ہستیوں کے درجے بلند فرمائے اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے مستفیض فرمائے حضرت قبلہ شاہ صاحب نے انخارة سال اس فقیر کی راہنمائی فرمائی ہر روز ان کی شفقت کے سائے میں اشاعت دین کرنے کی توفیق نصیب ہوتی۔ یہ ساری عطا گیں

میرے پیر و مرشد مربی و مولا حضرت علامہ مولانا شیخ الحدیث ابو محمد، محمد عبدالرشید قادری رضوی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کی نگاہ کا فیض ہے۔

آپ کی شخصیت ہر پہلو سے وجہہ ہے شاہ صاحب قبلہ اسم بامسی تھے علم و عمل تقویٰ پر ہیزگاری محبت و شفقت میں یادگار اسلاف تھے۔ مبارک زندگی کے چالیس برس انہوں نے فخر رضا کو عالم اسلام میں عام کرنے میں بسر کیے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کو اونچ کمال تک پہنچا کر اصل مقاصد حاصل کیے ورجنوں سکال حضرات کو (پی انج ڈی) ڈاکٹریٹ تک پہنچایا ہے۔

آج اعلیٰ حضرت امام احمد رضا پر کام کرنے والے نظر آتے ہیں تو بے شک اس میں حضرت شاہ صاحب کا بڑا کردار ہے مجھے پر ان کی عنایات کی سے مخفی نہیں خاص کر صد سالہ عرس رضوی پر ہم نے رشد الایمان فاؤنڈیشن سے جو اشاعتی کام ہوا یہ آپ کی حوصلہ افزائی اور دعاوں کی بدولت ہے۔

ہر وقت ان کی شفقت کا سایہ ہمارے لیے کرم کی گھٹاکی طرح رہا محققین سے اس نقیر کا تعارف کروانا، قلمی جواہر پارے عطا فرمانا، نقد رقم سے ادارے کی تعمیرات میں سرپرستی فرماتے۔ عمر شریف کے آخری ایام میں بیماری کے باوجود کراچی سے سمندری شریف کا سفر ایک یادگار اور خدمات رضویات کی سب سے بڑی ولیل ہے۔

اس نقیر سے اس قدر محبت فرمائی ہماری عرض پر 101 عرس اعلیٰ حضرت کے موقع پر دو دن ہمارے ہاں سمندری شریف فیصل آباد قیام فرمایا۔

عرس رضوی کی مبارک تقریب میں یادگار خطاب فرمایا بہت زیادہ خوشی کا اظہار فرمایا مجھے فرمایا میں اپنی پوری ٹیکم ساتھ تمہارے پاس آیا ہوں حضرت صاحبزادہ سید ریاست رسول قادری پروفیسر ڈاکٹر ولاء رخان نوری رووفیسر ڈاکٹر سلیم اللہ چندران صاحب اور آپ ہمارے میزبان اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے زندگی میں ہم سب کو ایک سو ایک دیں عرس اعلیٰ حضرت پر اکٹھے کیا ہمارا کوئی ذاتی مقصد نہیں ہے صرف مشن رضا

کافروں ہی ہمارا مشن ہے اب سمندری ہی فیض رضا کا سمندر بنے گا۔
 یادوں کی داستان ختم نہیں ہو سکتی۔ ہم ان کے ممنون و شکر گزار ہیں اور اپنی عقیدت
 کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس موقع پر جب شاہ صاحب کا چہلم شریف قریب ہے تو کسی
 ادارے ملک و بیرون ملک ان کی شخصیت پر مقالہ جات شائع کر رہے ہیں۔
 اوارہ تحقیقات امام احمد رضا سمندری شریف بھی اپنی عقیدت کا خراج بارگاہ
 وجاهت میں پیش کر رہا ہے مختلف اہل علم و فن نے اپنی محبت کا نذرانہ حضرت شاہ سید
 وجاهت رسول قادری کی بارگاہ پیش کیا ہے ہم نے ان سے چند منتخب کیے ہیں۔
 یہ ان کے شایان شان تو نہیں لیکن نہ ہونے سے بہتر، آخر میں کریم پروردگار
 عالم ﷺ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے مرقد منور پر رحمت و رضوان
 نازل فرمائے ہمیں ان کے نقش قدم چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محاج کرم

محمد شرافت علی قادری

22/2/2020

”عابد، پارسا، سید و جاهت رسول قادری ﷺ“

۱۴۳۱ھ

احمد رضا کی فکر کا فیضان آپ تھے
 جب نبی کے ذکر کا سامان آپ تھے
 مسلک رضا پر آپ کی خدمات لازوال
 سُنی کے ہر اک درد کا درمان آپ تھے
 سال وصال پر متین ہاتھ نے کہہ دیا
 ”فخرِ جہاں، صاحب عرفان آپ تھے“

ایک چراغ اور بجھا

(پروفیسر دلاؤر خان)

جعرات کی شام کو موبائل کی گھنٹی بھی موبائل اٹھایا تو معلوم ہوا کہ مولانا یوسف کمال صاحب ہیں۔ سلام کے بعد ان سے حضرت وجاہت رسول قادری صاحب کی طبیعت سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ”بہتر“ ہے۔ اس کے بعد فوراً فون حضرت صاحب کو دے دیا۔ حضرت صاحب نے گفتگو کا آغاز فروغ رضویات اور ادارے کے استحکام سے کیا اور اختتام بھی اسی پر کیا اور ڈھیروں دعاوں سے نوازا۔ ذکر رضا میں اس قدر رحموت ہے کہ اپنی بیماری اور ضعف تک کا ذکر نہیں کیا اور نہ ہی گفتگو سے انداہ ہو رہا تھا کہ آپ صاحب فراش نہیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ آپ چند دنوں کے بعد اپنے گھر منتقل ہو جائیں گے۔ اس صحت مندانہ گفتگو سے دل باغ باغ ہو گیا۔ ساری تشویش مندل ہو گئی اور شکرانہ بارگاہ الہی میں پیش کرتا رہا جس نے آپ کو صحت و عافیت سے ایک بار پھر نوازا۔ گفتگو میں قاری شرافت علی کا تذکرہ ہوا فروغ رضویات کے سلسلے میں آپ ان سے بہت ہی خوش تھے اور مستقل قریب میں ان سے بہت سی امیدیں واپسے تھیں راقم کو بھی ڈھیروں دعاوں سے نوازا اس طرح یہ دس منٹ تک جاری رہی اور کیا معلوم تھا کہ یہ گفتگو آخری گفتگو ہو گی۔ اس کال کے بعد فوراً عزیزم قاری شرافت علی کو فون کیا اور ساری بات چیت سے آگاہ کیا۔ جس سے انہیں بھی تسلی ہوئی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

ہفتہ کی شام کو راقم ڈاکٹر فیاض شاہین کے ساتھ عیادت اور دعاوں کے حصول کے لئے ہائپیٹل پہنچا مولانا یوسف کمال کو تلاش کیا تاکہ وہ ہوہماری رہنمائی کریں تھوڑی ہی دیر میں وہ سامنے سے آتے دکھائی دیئے۔ سلام دعا کے بعد حضرت کی طبیعت سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ پہلے سے کافی بہتر ہے، ہائپیٹل کے ضابطے کے

مطابق ایک وقت میں صرف ایک شخص ہی ملاقات کر سکتا ہے اس وقت حضرت کے صاحبزادے ان کے پاس موجود ہیں جیسے ہی وہ آتے ہیں ان سے کارڈ لے کر آپ کی ملاقات کرتا ہوں۔ ہم صاحبزادے کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ انتظار کے وقفے نے طول اختیار کیا تو مولانا صاحب سے کہا کہ آپ اوپر دارڈ میں جا کر معلوم کریں کیا معاملہ ہے۔ وہ دارڈ کی طرف چل دیئے تھوڑی ہی دیر کے بعد فون پر اطلاع دی کہ اچانک حضرت کی طبیعت ناساز ہو گئی ہے اور ڈاکتروں نے ملاقات پر مکمل پابندی عائد کر دی ہے اس لیے آج ملاقات ناممکن ہے یہ سنتے ہی رنج و غم کا سیلا ب امداد آیا اور ہم سب آپ کی صحت کی دعا بھیں کرنے لگے۔ نہایت ہی افسردہ دل ہو کر کہا کہ آپ حضرت سے کہئے گا فیاض شاہیں اور دل اور عیادت اور حصول دعا کے لیے حاضر ہوئے تھے مگر ڈاکتروں کی پابندی کی وجہ سے آپ کی زیارت سے محروم رہے۔

اتوار کی صحیح سید ریاست رسول قادری صاحب کا فون آیا آواز بھرا کی ہوئی تھی اور کہا کہ اب بھائی جان ہم میں نہیں رہے۔ جمعرات کی گفتگو کے پس منتظر میں یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسا حادثہ ممکن ہو سکتا ہے یہ اطلاع ملتے ہی ایسا محسوس ہوا کہ زمین تلے سے نکل گئی ہے اور آسمان سر پر آپڑا اس رنج و غم کی گھری کوکس طرح برداشت کیا اللہ ہی جانتا ہے اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ ہم سب کو وقت مقررہ پر اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے۔ چیر کے دن بعد نماز نماز جنازہ ادا ہوئی۔ اس کے بعد عزیزم شرافت علی سے ملاقات ہوئی جو رنج و غم سے نذر حال تھے آپ سید صاحب کے نہایت چہیتے ہیں آپ پر حضرت کی خاص ناگاہ کرم تھی۔ بیماری اور ضعف کی وجہ سے دس سال سے کسی قسم کا سفر اخیار نہیں کیا۔ جب قاری شرافت علی نے سید صاحب کو فیصل آباد اور سمندری میں مدعو کیا تو آپ نے اسے فوراً قبول کر لیا اور فروغ رضویات اور قاری صاحب کی حوصلہ افزائی کے لئے آپ نے اپنی بیماری کو آڑے آنے نہیں دیا جیرانہ سالی کے باوجود آپ نے فیصل آباد اور سمندری میں اعلیٰ حضرت کانفرنس میں بھر

پور انداز میں مقالے پڑھے اور منقبت بھی سنائی جس سے شرکائے کانفرنس جہوم اٹھے جس سے ثابت ہو رہا تھا فروع رضویات کے جنون میں بیماری اور ضعف کی کچھ حیثیت نہیں۔ دوران کانفرنس آپ کا روحاں فیض جاری تھا جو نوجوانوں کو بہت ہی متاثر کر رہا تھا جس کی وجہ سے نوجوانوں نے آپ سے مرید ہونے کی خواہش کا اظہار کیا مگر آپ نے عجز و انكساری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے کہا آپ کسی اور کے مرید بن جائیں تو بہتر ہو گا میں اس قابل نہیں مگر نوجوان کسی طرح بھی ٹلنے کو تیار نہیں تھے آخر اپنی بخشش اور فروع رضویات کی نیت سے انہیں سلسلہ قادر یہ رضویہ میں بیعت کیا۔

توفین کے بعد قاری شرافت علی کے ساتھ حضرت کے گھر روانہ ہوا۔ سارے راستے آپ کی شفقت، محبت اور حوصلہ افزائی کا تذکرہ ہوتا رہا۔ اسی دوران قاری صاحب کے ذہن میں خیال آیا کہ حضرت وجاہت رسول قادری حَمْدَ اللّٰهُ کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے کیوں نہ چلم کے موقع پر آپ کی حیات و خدمات سے متعلق مقالات لکھوائے جائیں اور اس موقع پر اسے شائع کر دیا جائے اگرچہ وقت کم ہے لیکن جس طرح بھی ممکن اس کی تجھیں کی جائے اور بعد میں مفصل کام شائع کر دیا جائے گا یہ عزم اور ارادہ لے کر قاری صاحب کراچی سے سمندری روانہ ہوئے آپ نے وقت ضائع کئے بغیر پاک و ہند کے قلم کاروں سے رابطہ کیا جس میں سید صابر حسین شاہ، ڈاکٹر ممتاز سدیدی، ڈاکٹر سلیم اللہ جندران، ڈاکٹر الیاس عظی، پروفیسر عطاء الرحمن، مولانا صادق اشرف، مولانا سلیم بریلوی، مولانا غلام مصطفیٰ مالیگاؤں (انڈیا)، صاحبزادہ محمد نجم الامین شامل ہیں۔ جنہوں بر وقت قاری صاحب کو اپنی نگارشات ارسال کیں۔ اور یہ کتاب ”ضایائے تاباں“ انتہائی قلیل وقت میں شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں کی زینت بنی۔

آسمان رضویت کا اک آفتاب

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ و نصلی و نسلیح علی رسولہ النبی الکریم۔

آہ! آسمان رضویت کا اک آفتاب غروب ہو گیا..... یہ خبر وحشت اثر آج دنیا کے رضویات پر ایک برق بن کر سامنے آئی کہ آج ۳۰ / جمادی اولیٰ ۱۴۴۱ھ / 26 جنوری 2020ء بروز اتوار بوقت دوپہر کراچی کے ایک ہسپتال میں علامہ صاحب زادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ کے لیے داعی مفارقت دے گئے ہیں، اس دار قافی کو چھوڑ گئے ہیں، دنیا سے منہ موز گئے ہیں..... آہ آہ! ہم غربائے اہل سنت ایک بار پھر ایک آفتاب کی تابانی سے محروم ہو گئے ہیں..... علامہ مولانا صاحب زادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جد اجد سیف اہسول علامہ مولانا سید ہدایت رسول قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۱۵ھ/ ۱۹۳۲ء) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۲۱ھ/ ۱۹۵۶ء) کے نامور خلیفہ تھے۔ آپ کے والد ماجد مولانا سید وزارت رسول قادری حامدی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۷۶ھ/ ۱۹۹۶ء)، جمعۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری برکاتی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۴۳ھ/ ۱۹۶۲ء) کے خلیفہ تھے۔

آپ کے تایا مولانا امامت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ نامور عالم دین اور خطیب تھے، آپ کے عم محترم مولانا حافظ قاری عنایت رسول قادری لکھنؤی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۶۲ء) ایک باذوق ادیب، مصنف اور نعمت گو شاعر تھے اور لکھنؤ سے ماہ نامہ "سنی" نکالتے تھے۔ آپ "عمر"، "تخلص" اور ادبی دنیا میں "محمد عمر وارثی" کے نام سے شہرت پائی۔

آپ کے صاحب زادے حمایت رسول قیصر وارثی اور بھتیجے سید سراج رسول حیات وارثی رحمۃ اللہ علیہ کا شمارہ ہندوستان کے صرف اول کے شعراء میں ہوتا ہے۔ مولانا صاحب زادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری رحمۃ اللہ علیہ کی عمه محترمہ حسینہ بیگم حامدیہ رضویہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۹۷۶ء) ایک

اویپہ، مضمون نگار اور اصلاحی ڈرامہ نویس تھیں اور ادبی دنیا میں قلمی نام ”فوزیہ صبوحی“ کے نام سے معروف تھیں۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ نظیر النساء بیگم گھنٹا (۱۹۸۷ء) بھی شعری ذوق کی حامل خاتون تھیں اور ججۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری برکاتی بریلوی گھنٹا کی چیختی مریدوں تھیں انھیں اپنے پیر و مرشد کی آئندھوں نعمتیں زبانی یاد تھیں جنہیں آپ گھر میں نہایت خوشحالی سے پڑھتی تھیں۔

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

اللہ اللہ کیسا علم و عرفان کا گھرانہ تھا! جہاں علم وفضل اور عرفان و وجدان ہی ہر شخصیت کی پہچان اور شان تھی۔ اسی علمی و روحانی گلستان سعادات کے آنکن میں ۲۷ / جمادی الاولی ۱۳۵۸ھ / جولائی ۱۹۳۹ء کو بنارس میں ایک ایسا آفتاب طلوع ہوا جنہیں دنیا ”سید وجاہت رسول قادری“ کے نام سے جانتی ہے۔ آپ نے قرآن مجید ناظراً اور اردو کی ابتدائی تعلیم اپنی والدہ ماجدہ مرحومہ مغفورہ سے گھر پر ہی حاصل کی اور عملًا آپ نے ثابت کر دیا کہ ماں کی گود واقعی دنیا کی پہلی درس گاہ ہے۔ پھر سکول میں داخلہ لیا۔ ماسٹر فرید الرحمن مرحوم اور علامہ فضل قدری ندوی مرحوم نے آپ کے شعری ذوق کو مزید جلا بخشی۔ زمانہ طالب علمی ہی سے حضرت حافظ شیرازی گھنٹا کے کلام کے ول وادہ ہو گئے۔ ۱۹۵۷ء میں آپ نے میڑک کا امتحان پاس کیا اور راج شاہی گورنمنٹ کالج میں داخلہ لیا شعبہ اردو کے پروفیسر شیدائی مرحوم اور پروفیسر کلیم سہراوی مرحوم نے آپ کے شعری ذوق کو جلا بخشنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھی اور آخر الذکر کی خواہش پر آپ نے ”تابان“، ”تخلص“، اختیار فرمایا اور طبع آزمائی فرمائی۔

آپ کا مجموعہ کلام ”فروع صحیح تابان“ کے نام سے ۱۴۳۷ھ / ۲۰۱۶ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اشتر نیشنل کر اچھی، پاکستان کے زیر انتظام شائع ہو کر سامنے آیا۔ اس پروفیسر کو بھی ”تقديم“ لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ۱۹۶۳ء میں راج شاہی یونیورسٹی سے ایم اے اکنامکس کرنے کے بعد آپ شکرانے کے لئے سلطانِ الہند حضرت خواجہ معین

الدین جنتی اجمیری حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے تو وہاں مفتی عظم ہند علامہ مولانا محمد مصطفیٰ رضا خان قادری بریلوی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے، بیعت کے لئے عرض کیا تو آپ نے فرمایا تجد کے وقت آنا چنانچہ تجد کے وقت دوبارہ حاضر ہوئے تو شرف بیعت سے بہرہ ور ہوئے۔

۱۹۸۰ء میں آپ بریلی شریف گئے تو ہیرود مرشد سے ملاقات و زیارت کی اور روحانی برکات حاصل کیں..... الحمد للہ۔

۴ / مارچ ۱۹۶۴ء میں ایم بی اے کی تعلیم کے لئے کراچی آگئے ایک سال کے بعد تعلیم منقطع کر کے جبیب پینک میں ملازمت اختیار کر لی۔ ۱۹۶۷ء میں آپ کے والدین کریمین، عمه اور برادران بھی کراچی آئے اور پھر یہاں تک کے ہو کر رہ گئے۔ کراچی روشنیوں کا شہر ہے یہاں آپ نے مختلف مشاعروں میں بھی حصہ لیا اور خراج تحسین حاصل کیا۔ ۷ / اگست ۱۹۷۰ء کو رشتہ ازدواج میں مسلک ہوئے۔ آپ کا نکاح پروفیسر عزیز الدین نقوی مرحوم کی دختر نیک اختر محترمہ ڈاکٹر برجیس جہاں کے ساتھ منعقد ہوا نکاح علامہ مولانا حافظ قاری شاہ احمد نورانی صدیقی میرٹھی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ (۱۴۲۴ھ / ۱۹۰۳ء) نے پڑھایا۔ علامہ محمد حسن حقانی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ بھی مجلس نکاح میں گواہ کی حیثیت سے شریک تھے۔ آپ کی الیہ محترمہ بھی علمی، تحقیقی اور ادبی کاموں میں آپ کی معاون ثابت ہوئیں۔ ان سے آپ کے دو بیٹے سید محمد سلطون رسول قادری اور سید محمد صولت رسول قادری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے آمین۔

نداۓ اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد ریاست علی قادری حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ (۱۹۹۲ء) نے اپنے احباب کے ساتھ ۱۹۸۰ء میں شہر کراچی میں "ادارہ تحقیقات امام احمد رضا حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ" کا قیام عمل میں لایا، ان احباب میں مولانا سید وجہت رسول قادری بھی نمایاں طور پر شامل تھے آپ ادارہ کے بنی ارکین میں سے ہیں بعد میں آپ ادارہ کی صدارت پر فائز ہوئے ادارہ کے زیر انتظام سال نامہ "معارف رضا" کا جب پہلا شمارہ سامنے آیا تو

اس میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کی شان میں آپ کی ایک منقبت بھی شامل تھی جس کا مطلع کچھ یوں ہے:-

تاجدار اہل سنت حضرت احمد رضا

ہیں امام اہل سنت حضرت احمد رضا

دریافت ۱۹۸۱ء میں آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کی معیت میں پہلی بار حج بیت اللہ زیارت دربار گھر پار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سعادت سے مشرف ہوئے۔ اس دوران خلیفہ اعلیٰ حضرت حضرت قطب مدینہ علامہ ضیاء الدین احمد قادری حَفَظَ اللَّهُ عَلَيْهِ (۱۴۰۱/۵۱۹۸۱ء) سے بھی شرف ملاقات حاصل ہوا۔ ۱۹۸۵ء میں آپ نے اپنی الہیہ محترمہ کے ہمراہ دوسری بار حج بیت اللہ اور زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کی۔ ۱۹۹۲ء میں آپ نے تیسرا بار بھی فریضہ حج اور زیارت حرمین شریفین سے آنکھیں ختمی کیں۔ ۱۹۹۶ء میں چوتھی بار بھی فریضہ حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ فلحمد للہ علی ذالک۔

ان کے علاوہ آپ نے چھ عمرے بھی اوایکے۔ ۱۹۹۰ء میں آپ نے جو عمرہ ادا کیا وہ اس لحاظ سے یادگار ہے کہ آپ کو فیض ملت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی حَفَظَ اللَّهُ عَلَيْهِ کی معیت بھی حاصل تھی اور عراق کی تمام زیارات مقدسہ پر بھی حاضری کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ فدائے اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد ریاست علی قادری حَفَظَ اللَّهُ عَلَيْهِ کی وفات حضرت آیات کے بعد آپ نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی پاکستان کو آسان شہرت کی بلندیوں پر پہنچایا۔ آپ نے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری برکاتی بریلوی حَفَظَ اللَّهُ عَلَيْهِ کی دینی و علمی اور سیرت و کردار پر دنیا بھر کے ارباب علم و دانش سے تحقیقی مقالات لکھوائے اور شائع کروائے۔ سال نامہ "معارف رضا" کے ساتھ ساتھ آپ نے ماہ نامہ "معارف رضا" کی اشاعت بھی نہایت برق رفتاری سے جاری و ساری رکھی اور اس کی ادارت بھی آپ نے خود سنبھالی آپ نے نہ صرف دوسرے اہل علم کی توجہ اعلیٰ حضرت حَفَظَ اللَّهُ عَلَيْهِ کی شان و ار خدمات کے بارے میں مبذول کرائی بلکہ آپ خود بھی عملی

میدان میں نمایاں رہے اس پر آپ کے بیشوف مقالات و اداریات شاہد و تاطق ہیں۔ کراچی میں آپ سندھ کلب کی مسجد میں تیرہ سال تک جمعہ المبارک پڑھاتے رہے اور اپنے خطبات ساختے رہے قوی اور مین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت فرمائیں۔ تحقیقی مقالات پیش کر کے اپنا علمی لوہا منوایا۔ ۶ ستمبر ۱۹۹۹ء آپ مصر کے علمی دورے پر گئے شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری جعفر اللہ بھی آپ کے ہم رکاب تھے۔ وہاں شیخ الازہر الدکتور محمد سید طنطاوی مدظلہ سے علمی ملاقاتیں کیں اور وہاں کے دیگر ارباب بصیرت سے علمی ملاقاتیں کیں جامعہ ازہر میں چہلی بار امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی اور تین علماء ازہر کو "امام احمد رضا گولد میڈل" دیا گیا اور واپسی پر اس علمی سفر کی رواداد دل پذیر "سفر نامہ قاہرہ" کے نام سے لکھی جو پہلے ماہ نامہ "معارف رضا" کراچی میں قطع و ارشائی ہوئی بعد ازاں اسے ملک محمد محبوب الرسول قادری رضوی نے مرتب کیا اور ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے تحت کتابی صورت میں بھی شائع ہو کر سامنے آچکی ہے۔

۲۰۰۱ء کو آپ علمائے کرام کے ایک وفد کے ساتھ بریلی شریف گئے جہاں عرس رضوی کے موقع پر یادگار اعلیٰ حضرت "دارالعلوم منظر اسلام" کے جشن صد سالہ میں شرکت کی وہاں آپ کی زبردست پذیرائی ہوئی آپ کو جگہ جگہ شاندار استقبال نے دیئے گئے ارباب علم و فضل سے مفید ملاقاتیں ہو سکیں۔ اس سفر رضویات کی رواداں بھی آپ نے لکھی جو "معارف رضا" میں شائع ہو کر سامنے آئی۔ ۲۵ جون ۲۰۰۳ء کو آپ نے غوشہ کانفرنس چٹا گانگ بنگلہ دیش میں شرکت فرمائی اور وہاں کے علمی و تحقیقی علمائے کرام سے ملاقاتیں کیں اور اس علمی سفر کو آپ نے "اپنا دیس بنگلہ دیش" کے عنوان سے قلم بند فرمائیں۔ "معارف رضا" میں قطع و ارشائی فرمایا۔ بعد ازاں ان قسطوں کو بھی ملک محمد محبوب الرسول قادری رضوی نے کیجا کیا ہے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا جعفر اللہ کے تحت کتاب صورت میں شائع کیا۔

اختصر آپ ساری زندگی کا رضا میں مصروف رہے۔ آپ کی ساری زندگی جذبہ حب

رسول ﷺ سے سرشار تھی۔ دنیا بھر میں آپ نے اعلیٰ حضرت پر کام کرنے والوں سے رابطہ رکھا۔ انہیں کتابیں بھیجوائیں۔ ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ابھی ابھی امریکہ سے فقیر کے ایک مہرماں اور قدردان مجھی سید محمد منور علی شاہ قادری رضوی غور غشتوی نے خبر دی ہے کہ تمین دن پہلے حضرت صاحب زادہ علامہ مولانا سید وجاهت رسول قادری کی جانب سے ان کے وظیفوں کے ساتھ رضویات پر جنی ضخیم کتابیں فردوس نظر ہوئی ہیں اور آج ان کی وفات نے غم ناک کر دیا ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا کہ ہمارے ایک دوست شرافت علی قادری نے پنجاب کے ایک دورافتادہ علاقے میں صد سالہ عرس رضوی کے موقع پر ”امام احمد رضا کانفرنس“ منعقد کی اور آپ کو دعوت دی تو آپ ان کی ول جوئی کی خاطر نہایت عالت اور ضعیف العری کے باوجود وہاں رونق افروز ہو گئے اور اعلیٰ حضرت ﷺ کے حوالے سے مقالہ بھی پڑھا۔ ۲۰۱۵ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے زیر انتظام اسلامک زید سٹریٹری ہال میں ”امام احمد رضا کانفرنس“ انعقاد پر زیر ہوئی تو اس ناچیز کو بھی وہاں مقالہ پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی جب مقالہ اختتام پذیر ہوا تو فرط جذبات سے کھڑے ہو گئے اور مجھے گلے لگالیا اور میری پیشہ پر تھکی ماری اور شباباش دی۔ کانفرنس جب ختم ہوئی تواضع وغیرہ کے بعد جب ستر سے تھوڑا باہر نکلنے تو نماز مغرب کا وقت تھا، فیصلہ ہوا کہ نماز یہاں ہی پڑھ لی جائے۔ چنانچہ صفحیں درست کی گئیں ہم سب نے عرض کیا کہ حضرت آپ امامت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا نہیں امامت صابر حسین شاہ بخاری کرائے گا۔ فقیر نے پھر عرض کیا کہ حضرت آپ ہی امامت فرمائیں تو بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: صابر حسین شاہ بخاری صاحب! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ آج تم ہی امامت کراؤ اب حکم تھا، تعییل ضروری تھی۔ اللہ اللہ، اصاغر نوازی کی اس قسم کی مثالیں بہت کم ہی ملتی ہیں۔ حضرت کوجید اکابرین الٰی سنت سے اجازت و خلافت حاصل تھی لیکن آپ نے ہمیشہ عاجزی و انساری ہے کام لیا۔ اس احقر کو بھی آپ نے تمام سلاسل طریقت کی اجازت و خلافت سے نوازا ہے۔ الحمد للہ۔ فقیر پر آپ کی نواز شات و عنایات کا شمار نہیں۔ جب بھی کوئی مقالہ لکھا تو آپ نے حوصلہ افزائی فرمائی۔ کتاب ”امام احمد رضا اور احترام سادات“ لکھی تو آپ

نے نہ صرف تعاون فرمایا بلکہ اس پر مفصل "تقدیم" بھی لکھی۔ تقاریظ امام احمد رضا رض پر بھی آپ نے زور دار تقدیم لکھی۔ خزینہ حدائق بخشش پر تقدیم عنایت فرمائی۔ اسی طرح دیگر اہل قلم سے بھی آپ اسی طرح پیش آتے تھے۔ ان کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ علالت اور ضعیف المعری کے باوجود آخر تم تک اس احقر کی خبر گیری فرماتے رہے۔ اللہ اللہ ایسے بچپان بزرگ اب ذہونڈنے سے نہیں ملتے۔

آج ۳۰ / جماں ولی الاولی ۱۴۴۱ھ / ۲۶ جنوری ۲۰۲۰ء بروز اتوار دوپہر کو جب آپ کی وفات حضرت آیات کی خبر چلی تو فوراً دنیا بھر میں یہ خبر پھیل گئی۔ دنیا بھر کے سنجیدہ اہل قلم رنجیدہ ہو کر رہ گئے۔ جہاں دیکھو صرف ماقم بچھا ہوا ہے۔ قرآن خوانی ہو رہی ہے۔ نعت خوانی ہو رہی ہے۔ آپ کی حیات و خدمات زبانِ زو خاص و عام ہیں۔ یہی آپ کی مقبولیت کی دلیل ہے۔ آپ خود فرماتے ہیں:

تاباں کو کیا خوف اور کیا لم کہ جب
مشکل کشا نبی ہو تو ڈرنا نہ چاہئے
آہ صد آہ۔ آپ کی وفات حضرت آیات سے ہم غربائے اہل سنت کی کمر نوٹ گئی
ہے۔ آپ کی باتیں اور یادیں بار بار یاد آتی رہیں گی۔ لیکن اب صبر کے سوا کوئی چارہ
بھی تو نہیں۔ ضرورت ہے کہ آپ کے محبوب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا رض کو اسی
جنبدہ و شوق کے ساتھ چلا دیا جائے جس طرح آپ چاہتے تھے۔ آپ کے مضامین
و مقالات کو از سر نو سامنے لایا جائے۔ آپ کے مکاتیب اور آپ کے نام مشاہیر کے
مکاتیب پر بھی کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ادارہ کا فرض ہے کہ آپ کی حیات و خدمات
پر "معارف رضا" کی خصوصی اشاعت کا اہتمام کیا جائے اور آپ کے احوال و آثار پر
ایک کتاب بھی سامنے لائی جائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبی محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل آپ کی بخشش فرمائ کر آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہم تمام
پسمند گان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے کام کو آگے بڑھانے کی توفیق رتفیق عطا

فرمائے آمین ثم آمین بجاه النبی الامین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ وازووجہ وذریتہ واولیا
امتہ وعلماء عملتہ جمعین۔

مولانا سید صابر حسین شاہ بخاری قادری غفرلہ
ادارہ فرودغ انکار رضا ختم نبوت اکیڈمی
برہان شریف طلحہ ائمہ، بخاوب پاکستان پوسٹ کوڈ نمبر 43710
(۳۰/ جمادی الاولی ۱۴۴۱ھ / ۲۶ جنوری ۲۰۲۰ء، بروز اتوار بوقت ۱۲:۳۰ ارارات)



سید وجاہت رسول قادری اور فروع رضویات کی عالمی کوششیں

(ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی خدمات کے تناظر میں)

غلام مصطفیٰ رضوی (نوری مشن مالی گاؤں)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری بریلوی جعفر بن علی نے اسلاف کے مسلک و منتج کی مدل انداز میں ترجیحی و نہماںندگی کی۔ آپ نے اپنے عہد میں فوپید فتوتوں کا علمی محاسبہ کیا۔ ان پر شرعی حکم عائد کر کے سرمایہ ملت کی تکمیل بانی کی۔ آپ کی ذات اہل حق کی پہچان اور سنتیت کا معیار بن گئی ہے۔ آپ کی خدمات علمیہ دانش گاہوں اور تحقیقی اداروں کا محور و مصدر تھے۔ آج عالم یہ ہے کہ جہاں علم و فضل میں کار رضا، فکر رضا، یا اور رضا اور ذکر رضا کی دعوم ہے۔ ہر بزم میں اعلیٰ حضرت کا چرچا ہے۔ ہر فن کی بلندی پر فکر رضا کا علم لہرا رہا ہے۔ ہر جہت میں کار رضا کی گونج ہے۔ ہر گلشن میں بریلی کے گلی ہزارہ کی خوبیوں ہے۔

ملک سخن کی شای ختم کو رضا مسلم

جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

عالمی سطح پر علمی انداز میں اعلیٰ حضرت کی خدمات کی ترسیل و توسعہ کے لیے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی خدمات آپ زر سے لکھے جانے کے لاکن ہیں۔ ادارہ نے اپنے سرپرستوں، بانیوں اور مشیروں کی رہبری میں فتوحات کے کئی پڑاؤ نصب کیے۔ کامیابیوں کے کئی پھریرے بلندیناروں پر لہرائے۔ جس کی روشنی میں بزم علم و فضل نہا گئی اور نغماتِ رضا سے جہاں سنتیت گونج گونج آٹھا۔

گونج گونج آٹھے ہیں نغماتِ رضا سے بوستان

کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وا منقار ہے

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا قیام و ضرورت:

۱۹۷۹ء میں حضرت سید ریاست علی قادری بریلی شریف تشریف لے گئے،

والہی میں حدیث و فقہ پر لکھے گئے اعلیٰ حضرت کے حواشی بیکل مخطوط ساتھ لائے۔ کراچی

پہنچے۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی سے ان کی قیام گاہ پر ملاقات کی۔ دوران ملاقات ان مخطوطات پر کام کے سلسلے میں تبادلہ خیال ہوا۔ ڈاکٹر موصوف نے ایک تحقیقی ادارہ کے قیام پر زور دیا۔ اعلیٰ حضرت پر علی کام کے لیے باقاعدہ فکر سازی ہوئی۔ ۱۹۸۰ء میں ”ادارہ تحقیقات امام احمد رضا“ سے فروع فکر اعلیٰ حضرت کا سفر شروع ہوا جسے باقاعدہ ”ادارہ تحقیقات امام احمد رضا“ کا نام دیا گیا۔ ابتداء سے ہی حضرت سید وجاہت رسول قادری اس کارروائی میں شریک رہے۔ پہلا سالہ جو اعلیٰ حضرت کا شائع ہوا ”رسالہ در علم لوگاریم“ تھا۔ جس پر شاندار مقدمہ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی نے لکھا۔ اشاعت ۱۹۸۰ء میں ہوئی۔ شیخ حمید اللہ قادری چشتی کی بھی ابتداء سے ہی ادارہ پر توجہ رہی۔ سید ریاست علی قادری صدر نشیں ہوئے۔

ای سال مجلہ ”معارف رضا“ کی تاسیس کی گئی۔ جس کا نام مؤرخ و مترجم علامہ نسٹر بریلوی نے تجویز کیا۔ اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے تمام تر مواد محققانہ، علمی اور تحقیقی ہوتے۔ جس کا حوالہ اپنی نگارشات میں اہل علم و تحقیق اب تک دیتے چلے آ رہے ہیں۔ مجلہ کی اشاعت سے بزم میں روشنی پھیل گئی۔ شرق و غرب میں اعلیٰ حضرت کے افکار کا غلغله بلند ہوا۔ چاغ سے چاغ جلنے لگے۔ پہلے مجلہ معارف رضا کے ابتدائیہ میں یہ عبارت درج ہے کہ:

”ہمیں محترمی جناب سید شاہ تراب الحق قادری، جناب سید وجاہت رسول قادری اور جناب ایچ آر خاں صاحب کا خصوصیت سے ذکر کرنا ہے کہ ان حضرات نے ہمارے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا ہے؛ اور ہماری توقعات سے بڑھ کر ہماری مدد فرمائی ہے۔“

(مجلہ معارف رضا، اداریہ، ص ۵، ۱۹۸۰ء کراچی، تاریخ و کارکردگی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انتیشیل، پروفیسر ڈاکٹر حمید اللہ قادری، ص ۱۱، ۲۰۰۵ء)

منزل پہ منزل:

ادارہ کا قیام عمل میں آیا۔ لوگ ساتھ آتے گئے۔ کارروائی تکمیل پاتا گیا۔ افراد بجزتے گئے۔ کام کی رفتار بڑھی چلی گئی۔ ابتداء ہی میں حضرت سید وجاہت رسول

قادری شامل ہوئے۔ کام سے منسلک ہوئے۔ اعلیٰ عہدے پر فائز تھے ہی؛ ادارہ میں بھی آپ کی سرگرمی بڑھتی گئی۔ رونق دو بالا ہوئی۔ سید ریاست اعلیٰ قادری کے دست راست ہوئے اور بعد از وصال صدر نشیں ہوئے۔

(۱) سالانہ امام احمد رضا کانفرنس کا انعقاد ہونے لگا۔ جس میں علماء، مشائخ، جمیع، بیرونی، وکلاء، پروفیسرز، طلباء اور عمالہ دین و ماہرین علم و فن جمع ہوتے۔ مقابله پڑھے جاتے۔ تدبیر تیار کی جاتیں۔ اشاعت کے نئے نئے منصوبے بنتے۔ علمی کام کے اور کروائے جاتے۔ کانفرنس کے موقع پر منظور حسین جیلانی کی تجویز پر "محلہ امام احمد رضا کانفرنس" کی اشاعت بھی عمل میں لائی گئی؛ جس کے لیے ساری دنیا کی مقدار حستیوں سے اعلیٰ حضرت پر تاثرات اور کانفرنس کے لیے پیغامات لکھوائے جاتے۔ الحمد للہ! رقم نے کئی ہندی اکابر کی طرف سے پیغامات بھیجے؛ جن کی اشاعت بھی عمل میں آئی۔ یہ بھی اہم پیش رفت تھی جس کے خوش گوار اثرات رونما ہوئے کہ اعلیٰ حضرت پر مختلف میادین کے ماہرین نے اظہار خیال کیا اور بارگاہ رضا میں محبوتوں کا خراج، عقیدتوں کا تو شہ نذر کیا۔

(۲) مجلہ معارف رضا پابندی سے چھپنے لگا۔ اردو کے ساتھ ہی عربی و انگریزی میں بھی چھپنے لگا۔

(۳) بعد کو معارف رضا (اردو) ماہ نامہ کے بطور چھپنے لگا۔ رقم کی بھی کئی تحریریں گزرے کئی برسوں سے چھپ رہی ہیں۔

(۴) ہر سال فکر رضا پر تحقیقی انداز میں کتابوں کی اشاعت ہونے لگی، اردو کے ساتھ ہی عربی و انگریزی میں بھی اشاعت کا سلسلہ دراز ہوا۔ پھیلتا چلا گیا۔ غبار چھٹتے گئے۔ جھوٹ کی تہیں چاک ہونے لگیں۔ حق ابھرنے لگا۔ چھانے لگا۔ صبح نمودار ہوئی۔

(۵) جامعات و یونیورسٹیز میں بی ایچ ڈی و ایم فل کے لیے مقالات لکھنے جانے لگے۔ ادارہ کی رہنمائی و رہبری ہر مقام پر شامل رہی۔ سید وجاہت رسول قادری نے مواد

کی فرائی کے لیے ہمیشہ تن وہی وفراغ دلی کا مظاہرہ کیا۔ از خود مواد کے لیے رہنمائی کرتے اور بذریعہ ڈاک یا ڈستی اسکالرز تک میریل پہنچاتے۔ اس پہلو سے انڈیا کے اکٹھ محققین گواہ ہیں کہ جب بھی کسی عنوان پر رسروچ کے لیے ان سے رابطہ کیا گیا؛ بروقت تعاون فراہم کیا۔ خاکہ میں مددوی۔ اعلیٰ حضرت پر کام کے لیے عنوان کا تعین کیا۔ پھر عنوان کی منظوری سے مقالہ کی تحریکیں تک۔ Thesis کی تیاری میں مسلسل رابطہ قائم رکھتے ہوئے ہر ممکن اعانت کرتے۔ رقم نے خود کئی عنوانین پر مقالہ نویسی میں سید وجاهت رسول قادری صاحب سے مدد لی۔ آپ نے کتابوں کے سیٹ بھیجے۔ حوصلہ افزائی کی۔ ترسیل کے اخراجات خود کرتے اور کتابیں فوراً بھیجتے۔

معارفِ امام احمد رضا کانفرنس:

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے قیام سے ہی امام احمد رضا کانفرنس کے انعقاد کا دائرہ وسیع ہوتا رہا۔ پہلے ملکی سطح پر کانفرنس ہوتی رہی۔ پھر عالمی سطح پر ہونے لگی۔ ان کانفرنسوں میں بڑی بڑی شخصیات نے شرکت کی۔ صاحب زادہ سید وجاهت رسول قادری کی صدارت نے کام کو پختگی عطا کی۔ آپ نے حضرت سید ریاست علی قادری کی نیابت خوب ادا کی۔ ان کے منصب و مشن کی تقویت کا سامان مہیا کیا۔ یہم فعال تھی۔ افرادی قوت میسر تھی۔ ارادے نیک تھے۔ جسم و چراغ خانوادہ اعلیٰ حضرت مفتی تقدس علی خان بریلوی کی ذعایس ساتھ تھیں۔ مقاصد میں کامیابی ملتی گئی۔ ذکر تھا کانفرنسوں میں شریک مشاہیر شخصیات کا، جن میں نمایاں شرکا کے نام یہاں ذکر کیے جاتے ہیں، جن کی زینت سے بزم میں سیکڑوں چراغ جل اُٹھے اور آج بھی بزمِ رضا میں کلامِ رضا کے نغموں کی گونج ہے:

۱۔ حضور پیر سید طاہر علاء الدین القادری الجیلانی:

۲۔ حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خان از ہری (بریلی شریف)

۳۔ حضور سرگار کلاں مولانا سید مختار اشرف اشرفی الجیلانی (کچھوچھہ شریف)

-
- ۳۔ حضرت سید یوسف ہاشم المرفاعی (سابق وزیر اوقاف کویت)
 - ۴۔ علامہ مشش بریلوی
 - ۵۔ علامہ سید شاہ تراب الحنف قادری
 - ۶۔ علامہ ارشد القادری
 - ۷۔ علامہ شاہ احمد نورانی
 - ۸۔ خواجہ ابو الحیر عبد اللہ جان نقشبندی مجددی
 - ۹۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نقشبندی
 - ۱۰۔ علامہ قاری رضا المصطفیٰ عظی
 - ۱۱۔ علامہ عبدالحکیم شرف قادری
 - ۱۲۔ مفتی ڈاکٹر سید شجاعت علی قادری (شیخ الحدیث دارالعلوم نیمیہ)
 - ۱۳۔ پروفیسر ڈاکٹر شیخ حازم محمد احمد الحفظ الازھری (استاذ شعبۃ اردو ادب، الازھر یونیورسٹی مصر)
 - ۱۴۔ مفتی محمد نصر اللہ خان افغانی (سابق چیف جسٹس پریم کورٹ افغانستان)
 - ۱۵۔ مفتی محمد حنیف خان رضوی مصباحی
 - ۱۶۔ ڈاکٹر غلام جابر مشش مصباحی
 - ۱۷۔ ڈاکٹر غلام سعیی انجم مصباحی
 - ۱۸۔ مولانا یس اختر مصباحی
 - ۱۹۔ ڈاکٹر مفتی کرم احمد نقشبندی (شاہی امام مسجد فتح پوری دہلی)
 - ۲۰۔ پروفیسر شاہ فرید الحنف
 - ۲۱۔ خواجہ رضی حیدر
 - ۲۲۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد (سابق صدر شعبۃ عربی، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ)
 - ۲۳۔ پروفیسر ڈاکٹر پیرزادہ قاسم رضا صدیقی (صدر شعبۃ فزیالوجی، کراچی یونیورسٹی)

۲۵۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ عبدالباری صدیقی

۲۶۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود حسین بریلوی

۲۷۔ ڈاکٹر سید جمال الدین اسلم مارہروی

۲۸۔ پروفیسر سید عبدالرحمن بخاری

کانفرنسوں کے انعقاد کا سلسلہ کراچی، لاہور و اسلام آباد میں ہوا۔ عالمی سطح پر کئی ملکوں میں تحقیقی کانفرنسوں کا اہتمام ہوا۔ اب تک ادارہ کے زیر اشر کانفرنسوں کا انعقاد ہورہا ہے۔ ایک اہم شروعات ادارہ نے یہ کی کہ اعلیٰ حضرت پر جامعات میں ریسرچ کرنے والے اسکالرز کو ”امام احمد رضا گولد میڈل“ پیش کرنا شروع کیا۔ خود ہند کے کئی اسکالرز اس میڈل سے سرفراز ہو چکے ہیں۔ کچھ دتوں کے باعث ادھر کچھ دلت سے سید وجاہت رسول قادری ہند نہ آسکے۔ رقم کوئی مرتبہ موصوف نے کہا کہ ہند میں اعلیٰ حضرت پر تحقیق کا مرحلہ شوق طے کرنے والے متعدد اسکالرز کے گولد میڈل ادارہ میں رکھے ہوئے ہیں؛ جنہیں ان تک پہنچانا ہے۔ رقم نے اس سلسلے میں اپنی سی کوشش کی لیکن کامیابی نہ مل سکی۔ سال گزشتہ ڈاکٹر احمد رضا امجد سے میری اس سلسلے میں گفتگو بھی ہوئی تھی کہ سید وجاہت رسول قادری صاحب نے آپ سمیت متعدد تحقیقین رضویات کے میڈلز کا مجھ سے ذکر کیا تھا۔

سید وجاہت رسول قادری نے کانفرنسوں میں جو خطبات استقبالیہ پیش کیے۔ وہ اعلیٰ حضرت پر علمی اعتبار سے اہمیت کے حامل ہوتے تھے، جن کا تجویزی ایک وسیع مقالہ کا متناقضی ہے کوئی صاحب قلم ان جہتوں سے جائزہ لے سکتا ہے: اعلیٰ حضرت پر علمی کام کی ضرورت: تحقیقی سفر میں مشاہدات کے اوراق، منزل بہ منزل رضویات کا پڑاؤ، بحیثیت فرع علم مطالعہ رضویات کے جدید تقاضے، اسلوب تحقیق کی عصری معنویت۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے منصوبوں کو عملی شکل دینے کے لیے مال و اساب اور وسائل کی فراہمی کے لیے بھی سید وجاہت رسول قادری نے اراکین کے ساتھ مل کر جدوجہد کی۔ کتابوں کی اشاعت کی راہ ہموار کی۔ معارف رضا میں مذکون اداریہ لکھا جو حال کے شامیانے میں گلر رضا کی روشنی میں تباہ مستقبل کی طرف رہنمہ ہوتے تھے۔

تاباہ وجاہتیں:

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے سفر میں تشیب و فراز بھی آئے، لیکن ادارہ استقامت کے ساتھ منزل کی سمت گامزن رہا۔ ۳۰ جنوری ۱۹۹۲ء میں صدر ادارہ سید ریاست علی قادری کا وصال اسلام آباد میں ہوا، یہ زخم بہت شدید تھا۔ پھر اب سید وجہت رسول قادری کا وصال ۲۶ جنوری کو فروری ۱۹۹۲ء میں سید ریاست علی قادری جو تازہ زخم ہے۔ سید وجہت رسول قادری کو فروری ۱۹۹۲ء میں سید ریاست علی قادری کے وصال کے بعد ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کا صدر منتخب کیا گیا۔ آپ نے اپنے منصب کو بحسن و خوبی انجام دیا۔ ۱۹۹۳ء کی ایک تحریر میں وجہت صاحب ادارہ کی خدمات کے ضمن میں لکھتے ہیں:

”یہ سعادت ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے حصہ میں آئی کہ وہ امام احمد رضا محدث بریلوی کے فکر و مشن کو عام کرنے میں ہمہ تن مصروف ہے۔ ناشر رضویات سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے آج سے ۳۰ سال قبل جس مشن کی واغ نبل ڈالی تھی، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی شکل میں؛ آج الحمد للہ وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ اور اس کے ثرات ملکی و مین الاقوامی سطح پر ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ امام احمد رضا حقیق بریلوی کے معاندین و حاسدین کا قائم کردہ غلاف تاریخ گفتگوں کی طرح تاریخ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ رات کی ظلمت چھٹ رہی ہے، جوں جوں صحیح ہوتی جا رہی ہے، کھوئے سکوں میں سے کھرے سکے کی پیچان ہوتی جا رہی ہے اور اس بیش قیمت ہیرے کی پکا چوند سے آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں۔“

(مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۳ء، ص ۱۱-۱۲)

ادارہ نے اپنا ایک شعبہ برائے مطبوعات ”المختار پبلی کیشنز“ قائم کیا۔ جہاں سے عربی، اردو، انگریزی، فارسی اور سنہ میں کتابیں ترجمہ ہو کر منصہ شہود پر جلوہ گر ہو گیں۔ یوں ہی مثمن امام احمد رضا استقامت فی الدین و اخلاقی خوبیوں کی تعمیر کے تیسیں

اصلی و اخلاقی لشیعہ زبھی منظر عام پر آئے۔ کئی کتابیں تو خود سید وجاہت رسول قادری نے تحریر فرمائیں۔ جن کی فہرست آگے ذکر کی جائے گی۔

دورہ قاہرہ مصر:

سید وجاہت رسول قادری نے علامہ عبدالحکیم شرف قادری کے ساتھ فروع رضویات کی غرض سے جامعۃ الاذہر قاہرہ مصر کا دورہ کیا۔ یہ سفر ۲۶ ستمبر ۱۹۹۹ء کو شروع ہوا۔ ۷۰ روزہ دورہ میں کئی اہم تقاریب مختلف شعبوں کے اسکالرز کے ساتھ منعقد کی گئیں۔ بالخصوص شیخ الاذہر سے بڑی اہم ملاقات رہی؛ جس میں اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کنز الایمان سے متعلق ان کا ثبت تاثر اور اعلیٰ حضرت کی تصانیف سے متعلق اظہار کیا۔ اہمیت و افادیت کے حامل ہیں۔ اسی دورہ میں ایک اہم تقریب جامعۃ الاذہر کے کمپس میں منعقد کی گئی؛ جس میں اعلیٰ حضرت پر علمی کام کرنے والی درج ذیل شخصیات کو گلڈن میڈل سے نوازا گیا:

۱۔ دکتور حسین مجیب المصری

۲۔ دکتور فوزیہ عبد ربہ

۳۔ دکتور رزق مری ابوالعباس

۴۔ شیخ حازم محمد الحفظ

اسی تقریب میں مصر سے شائع ہونے والی کتاب "المنظومة السالمية" (سلام اعلیٰ حضرت "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" کا عربی ترجمہ) شرکاء بزم کو پیش کی گئی، جسے دکتور حسین مجیب المصری نے ترجمہ کیا ہے۔

اسی سفر میں جامد عین الشیس قاہرہ کی مختلف کلیات میں اعلیٰ حضرت نیز دیگر علماء اہلسنت کی ۳۵ کتابیں عطیہ کی گئیں۔

عرب دُنیا میں اعلیٰ حضرت کی مقبولیت پر پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کی کتاب "امام احمد رضا اور عالم اسلام" اور "امام احمد رضا اور دُنیا سے عرب" کا مطالعہ کریں۔ یا راقم کا مقالہ "امام احمد رضا: تحقیق کے آئینے میں" (مشمولہ یادگار رضا، مطبوعہ رضا اکیڈمی

مبھی) کا مطالعہ مفید ہو گا۔

جنوری ۲۰۰۱ء میں عالمی میلاد کانفرنس کا انعقاد کراچی میں ہوا، برکاتی فاؤنڈیشن نے اس کا اہتمام کیا، تو اس موقع پر عرب و عجم کے سینکڑوں علماء مدعو کیے گئے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے علماء مشائخ کے استقبال کے لیے ایک پروگرام حضرت سید وجاہت رسول قادری کی نگرانی میں ہوٹل ریجنسٹ پلازہ میں منعقد کیا گیا، جس میں علماء عرب نے اعلیٰ حضرت کی خدمات پر بخل کر اپنے تاثرات پیش کیے۔

۱۴۲۲ھ میں دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف کا صد سالہ جشن منایا گیا۔ ادارہ کا ایک مؤقر و فند سید وجاہت رسول قادری کی سربراہی میں عازم ہند ہوا۔ بریلی شریف میں ہونے والے عالمی جشن میں شرکت کی۔ اعلیٰ حضرت پر ہند میں ہونے والے علمی کاموں کا جائزہ لیا۔ بعد کو صد سالہ جشن منظر اسلام کا آنکھوں دیکھا حال کے زیر عنوان سید صاحب نے اس کی روادا لکھ کر شائع کی۔ اس سفر میں بھی کار رضا پر کئی اہم نشانات طے کیے گئے۔ کئی مشاہدات کے اوراق روشن ہوئے۔ اس موقع پر خانقاہ رضویہ بریلی شریف نے ادارہ سے وابستہ چار شخصیات کو اعزاز و اعتراف خدمات سے نوازا؛ ان میں سید وجاہت رسول قادری بھی شامل ہیں، چار شخصیات کے نام اس طرح ہیں جنہیں وثیقہ اعتراف و شیلہ تفویض ہوئی:

- ۱۔ صاحب زادہ سید وجاہت رسول قادری
- ۲۔ حضرت علامہ شمس بریلوی
- ۳۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
- ۴۔ پروفیسر ڈاکٹر مجید اللہ قادری

سید صاحب نے معارف رضا کا خصوصی شمارہ ۳۲ / مقالات پر مشتمل "صد سالہ جشن دارالعلوم منظر اسلام بریلی" شائع کیا۔ اسی موقع پر ایک کتاب بھی بعنوان "دارالعلوم منظر اسلام" شائع کی گئی جس میں سید وجاہت رسول قادری اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد کے مقالات شامل تھے۔ اس سال دارالعلوم منظر اسلام کی تعلیمی خدمات

کے تناظر میں کئی اشاعتی کام رضویات کے زیر عنوان ادارہ سے ہوئے، جن میں تین کتابیں سید وجاہت رسول قادری نے تحریر کیں۔

تصانیف:

- سید صاحب کو تحریر و تصنیف سے گہرا شغف تھا۔ نشر عمدہ، سلیمان، رواں دوال تھی۔ اسلوب دل کش اور محققانہ تھا۔ آپ کی تصانیف کی فہرست یہاں پیش کی جاتی ہے:
- ۱۔ امام احمد رضا اور تحفظ عقیدہ ختم نبوت
 - ۲۔ تاریخ نعمت گوئی میں امام احمد رضا کا مقام
 - ۳۔ تذکرہ مولانا سید وزارت رسول قادری
 - ۴۔ دارالعلوم منظرا اسلام
 - ۵۔ اصلاح معاشرہ
 - ۶۔ رحمت عالم مصلحتی اللہ امن و اخوت کے داعی اعظم
 - ۷۔ اسوہ حسنہ کے چار ان
 - ۸۔ اسلام میں عدل و احسان کا تصور
 - ۹۔ خانوادہ نبوت کا اسوہ حسنہ
 - ۱۰۔ حقیقت عید میلاد النبی مصلحتی اللہ
 - ۱۱۔ فروغ صحیح تاباہ (مجموعہ کلام)
 - ۱۲۔ معلم کائنات
 - ۱۳۔ کنز الایمان کی عرب دنیا میں پذیرائی
 - ۱۴۔ اصلاح معاشرہ سیرت رسول مصلحتی اللہ کی روشنی میں
 - ۱۵۔ امام احمد رضا کا اسلوب تحریر و تحقیق
 - ۱۶۔ اہل تصوف کا تصور جہاد
 - ۱۷۔ امام احمد رضا اور انٹرنشنل جامعات

۱۸۔ لال قلعہ سے لال مسجد تک

۱۹۔ فضیلیتِ اعتکاف

Imam Ahmed Raza Barelvi - ۲۰

۲۱۔ معارفِ اسلام

۲۲۔ سفر نامہ قاہرہ

۲۳۔ سفر نامہ بنگلہ دیش

علاوہ ازیں سال نامہ معارفِ رضا، ماہ نامہ معارفِ رضا کے ادارے، شذرے، تبیرے، تجزیے اور مجلہ امام احمد رضا کانفرنس کے ابتدائی بھی اس قدر جامع ہیں کہ جنہیں مرتب کر لیا جائے تو کئی جلد یہ بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ! ادارہ کے موجودہ اراکین کو استحکام بخشنے کہ وہ ان انشاؤں کو جلد منظم طریقے سے کتابی شکل دے کر بزم علم کو محظیر کرویں۔

آپ نے شمع علم روشن کی۔ مینارِ رضا سے جو روشنی لی وہ تا حیات باقیت رہے۔
اجالے پھیلاتے رہے۔ عشقِ رسول ﷺ کو دلوں میں جگاتے رہے۔ جذبات کو تازگی فراہم کرتے رہے۔ دُشمنان ناموں رسالت سے بچنے کی تلقین کرتے رہے۔ مسلکِ اعلیٰ حضرت کی تقویت کا سامان کرتے رہے۔ انھیں کی بارگاہ میں انھیں کے اشعار نذر کرتے ہوئے قلم کو روکتا ہوں۔

اویسی جنت الفردوس میں پہنچے ہی کہتے

ترے دُشمن سے کیا رشتہ ہمارا یا رسول اللہ ﷺ

نصابِ عشق تباہ ہے ہمارا یا رسول اللہ ﷺ

ترے دُشمن سے کیا رشتہ ہمارا یا رسول اللہ ﷺ

۱۶ فروری ۲۰۲۰ء

بروز آوار بوقت ۲ ربیعہ شب



شاہ وجاہت رسول قادری رضوی

ابوالخطیب مولانا محمد صادق اشرف القادری الرضوی

حضرت وجاہت کا تعلق سادات بخارا سے ہے آپ کے والد ماجد علامہ سید وزارت رسول قادری رضوی حضور ججۃ الاسلام امام محمد حامد رضا خان حَفَظَ اللَّهُ تَعَالَى أَنْعَمَ عَلَيْهِ الْكَوَافِرَ کے مرید و خلیفہ اور پروردہ آغوش اعلیٰ حضرت تھے آپ کے دادا سلطان الواعظین شیر پیشہ اہلسنت علامہ سید حدایت رسول قادری رضوی صاحب اعلیٰ حضرت کے شاگرد و خلیفہ تھے۔

حضرت وجاہت نے گزشتہ 40 برس میں سینکڑوں اسکالرز کی تحقیق اور علمی خدمات کا رخ اعلیٰ حضرت کی طرف موڑا علالت اور کمل آرام کے ڈاکٹری عرضی کے باوجود رات گئے تک ان کی رہنمائی مواد کی فراہمی میں بھرپور کردار ادا کیا۔ جس کے نتیجے میں 50 کے قریب پی ایچ ڈی اور کثیر تعداد میں ایم فل / ایم اے کے مقالات لکھے گئے اور اس پر اعلیٰ ڈگریاں ایوارڈ ہو چکی ہیں۔

آپ نے حمد باری تعالیٰ نعمت رسول مقبول ﷺ میں مناجات منقبت اور حوصلہ افزائی پر مشتمل اشعار بھی قلم بند فرمائے جس کا مجموعہ فروع صحیح تابان کے نام سے چھپ ہے جبکہ اس کی دوسری جلد زیر طبع ہے۔

علمی سطح پر رضویات کے فروع اور رضویات کو بحیثیت فرع علم کو متعارف کروانے کے لیے ملک و بیرون ملک بالخصوص قاہرہ مصر کے مختلف شہر اور ہندوستان و پاکستان کے کئی علاقوں شہروں کے متعدد مسلسل دورے کے وہاں کے اسکالرز، علماء، طلباء کو رضویات پر تحقیقی و علمی کام کی طرف مائل کیا جس کے نتیجے میں کئی ادارے رضویات کے لیے اپنے تمام شعبے جات کو وقف کر چکے ہیں آپ ہی کوششوں سے وہاں ایک خوبصورت اعلیٰ حضرت مسجد تعمیر ہوئی جس کے کتبے میں آپ کا اسم مبارک

بھی کنندہ ہے۔

آپ ہی کی کوششوں سے جامعہ ازہر قاہرہ کے کانفرنس حال میں پہلی بار امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوئی۔

آپ نے شرفِ ملت کو ساتھ لے کر جامعہ ازہر شریف میں شیخ الجامعہ سے ملاقات کی جو آٹھ گھنٹے تک جاری رہی ان کو امام احمد رضا کی عربی میں موجود کتب پیش کی۔

رضویات پر عرب دنیا میں خدماتِ انجام دینے والے اسکالرز اور بالخصوص جامعہ الازہر شریف میں دراساتِ الرضویہ اور رضویات پر کام کرنے والے طلباء کی علمی معاونت کرنے والے تین اساتذہ کو گولڈ میڈل سے نوازا تاہرہ میں آپ کی کوششوں سے صفوہ المدعی سلام رضا کی تحریب اور بسامین الغیر ان اعلیٰ حضرت کے عربی کلام و قطعات کا مجموعہ شائع ہوئی جس کی رواداد سفر نامہ قاہرہ اور سفر نامہ بنگہ دیش میں چھپی ہوئی ہے۔

آپ عالمی ناشر رضویات ہیں اعلیٰ حضرت کے ذات مبارک پر ہونے والے تحقیقی کام کو فرعِ علم کے حیثیت سے بنام رضویات علیٰ اداروں میں منظور کروانے والے ہیں حضور مفتی اعظم ہند سے وار الخیر اجیمیر شریف میں بوقتِ تجدیبیت فرمانے والے ہیں اپنی تحریری و تحقیقی قابلیت کو اپنے پیر و مرشد حضور مفتی اعظم ہند عزیز اللہ کے تبرک اور شیخ الحدیث علامہ نصراللہ خاں افغانی رضوی عزیز اللہ کی صحبت علیٰ کی برکت بتاتے تھے۔

میرے شیخ اجازتِ عم طریقت حضرت علامہ و مولا ناصر اجیر سید شاہ وجاهت رسول تاباں قادری رضوی عزیز اللہ اعلیٰ حضرت امام الہست عزیز اللہ کے عاشق صادق ہی نہیں بلکہ فنا فی الرضا کے نہایت اعلیٰ مقام پر فائز تھے اسلام و سنت اور رضویت کو الگ چیز نہیں جانتے تھے وہ مسلک اعلیٰ حضرت پرحتی سے کاربند تھے آپ نے اعلیٰ حضرت امام الہست امام احمد رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ کے متعدد بلند ہمت عالی مرتبت خلفائے کرام سے براہ راست فیض حاصل کیا جن میں شہزادہ و جانشین اعلیٰ حضرت حضور جمعۃ الاسلام اجمل

الانام رئیس العلام سیدنا محمد حامد رضا خان قادری رضوی۔

حضور مفتی اعظم عالم اسلام مرشد وجاہت شہزادہ اعلیٰ حضرت سیدنا و مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری قادری رضوی۔

نبیرہ اعلیٰ حضرت مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراھیم رضا خان جیلانی میاں قادری رضوی، حضور قطب مدینہ سفیر رضافی البلاد النبویہ سلیمانیہ مرتضیٰ عطار سیدنا و مولانا الشاہ صرا الدین مدینی الرضوی۔

نواسہ و خلیفہ و شاگرد اعلیٰ حضرت پیر طریقت حضرت سیدنا مفتی تقدس علی خان قادری رضوی۔

خلیفہ و نواسہ اعلیٰ حضرت علامہ مفتی تقدس علی خان صاحب:

اور حضور تاج الشریعہ مرشد اعظم مفتی محمد اختر رضا خان جعفری کے خاص الخاص خلیفہ اور بزبان عربی و رس بخاری سے استفادہ کرنے والے ہیں حضور تاج الشریعہ مجلس میں اپنے قریب جگہ دیتے اور اپنے لیٹر ہیڈ پر اپنے دست مبارک سے خلافت نامہ لکھ کر عطا فرمایا آپ نے کئی ممالک کے اسفار کئے درجنوں علمائے کرام کو سلسلہ رضویہ میں داخل کر کے اجازت و خلافت بھی عطا فرمائی حضرت کے خلفاء پورے ملک میں مدارس مساجد رفاقتی و تحقیقی کام میں مشغول ہیں۔

آپ کی چار پیشیں مشن و مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج و اشاعت میں سرگرم ہیں۔

رو بدنه بحیات الی سنت حفاظت سنت و الی سنت مکایت بدعت و الی بدعت کے باب میں آپ کے گراس قدر مضامین پوری دنیا میں پڑھے جاتے ہیں آپ کے اداریے رضویات پر مشتمل راہ کی حیثیت رکھتی ہے جن کا مجموعہ دو جلدیں میں لاہور سے چھپ چکی ہے آپ درود وسلام کے باقیش عاشق اور درود رضویہ کے زبردست عامل تھے غیرت ایمانی اور تصلب اسلامی آپ کو اپنے دیگر معاصرین سے ممتاز کرتا ہے۔

یہ مختصر تعارف پیش ہے تاکہ مضمون نگار کو رہنمائی ملے:

اے شعراء !!!!!!! اے ادباء !!!!!!! اے عشاقدان
رضا !!!!

آؤ ہم اپنے اپنے انداز میں عالمی ناشر رضویات علامہ وجہت رسول قادری
رضوی ع کے اخلاق و خدمات رضویات کے حوالے سے اپنی عقیدت کا اظہار کر کے
حدیث رسول ﷺ کے عامل بنیں اذا احباب الرجول اخاه فلیخیرہ ان يحبه۔
آہ علم و عمل کا یہ نیہر تاباں ۲۰ جمادی الاولی ۱۴۴۱ ماہ حامد رضا میں اپنے آقاوں
سے مل گئے۔

عالیٰ جاہ !!!!

اگر آپ کے پاس حضرت کی کوئی تحریر منظوم و منثور کلام یا کوئی اور یادگار ہو تو
تفصیل کے ساتھ ایک کاپی ارسال فرمادیجیے۔ جزا اللہ عزوجل

القیر محمد صادق اشرف قادری رضوی یکیے از خدام حضرت وجہت



آہ! رضویات کا ایک اور عظیم ناشر دنیا سے رخصت ہوا

مفی محمد سلیم رضوی بریلی شریف (انڈیا)

حامدا و مصلیا و سلما

آج مورخہ 30 / جمادی الاولی 1441ھ / 26 / جنوری بعد نماز ظہر متعدد حضرات کے وسیع ایپ پر آئے والے دخراش میہجز (پیغامات) یہ غناک خبر موصول ہوئی کہ خلیفہ اعلیٰ حضرت شیر پیشہ اہلسنت حضرت ہدایت رسول لکھنؤی حَمْدُ اللّٰهِ کے پوتے۔ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کے روح روائی معروف ادیب و قلم کار میدان فروغ رضویات کے عظیم شہوار مسلک اعلیٰ حضرت کے متحرک و فعال علم باردار ناشر رضویات حضرت علامہ سید وجہت رسول قادری کا طویل علالت کے بعد وصال ہو گیا ہے۔ انا
لہ وانا الیہ راجعون۔

ان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد ان کے نزدیک صرف اور صرف رضویات کی ترویج و اشاعت تھی۔ ادب کی محفلوں۔ دانشوروں کی مجلسوں اور سپوزیم و سینیما وغیرہ میں رضویات کے فروغ، اس کے عروج و ارتقاء اس کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے جب بھی گفتگو ہوتی، جب بھی تبادلہ خیال ہوتا، جب بھی مباحثہ ہوتے، جب بھی مذاکرے کی محفلیں سمجھیں، جب بھی فروغ رضویات کے میدان کے شہواروں اور سربرا آورده حضرات کا ذکر آتا تو ان میں اختصاص کے طور اس بزرگ ہستی کا نام ضرور آتا کہ جس کی رگوں میں ہائی خون گردش کر رہا ہے، جو چمن فاطمی کا گفتگو پھول ہے، جو آل رسول ہے، اہل سنت کے شیر اور اعلیٰ حضرت مجدد دین ولیت امام احمد رضا کے خلیفہ شیر پیشہ اہل سنت علامہ ہدایت رسول قادری حَمْدُ اللّٰهِ جس کے جدا مجدد ہیں۔ خانوادہ رضویہ اور مرکز اہل سنت بریلی شریف سے جس کا جدی و پدری ایک تسلسل آمیز مضبوط و مسکن رشتہ ہے۔ جس کے لمحہ میں بلا کی حلاوت، مٹھاں، شفقت، کرم فرمائی اور اپنانیت کی جلوہ گری

ہے۔ جس کی گفتگو کے ہر ہر لفظ میں نو خیزوں اور نو آموزوں کے لیے تحریک و برائیختگی اور ہمت و حوصلہ کا جہان آباد رہتا ہے۔ یہ گونا گوں اور ہفت چھات صفات و اوصاف سے مزین ذات وہی ہے جسے دنیا نے سینت، ناشر رضویات حضرت یہد وجاهت رسول قادری مدظلہ کے نام سے جانتی ہے۔

ہاں یہ وہی توہین جو فروع رضویات میں عالمی پیاسا نہ پر نمایاں کارکردگی اور کلیدی کردار ادا کرنے والے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے روح روایاں ہیں۔ ہاں یہی وہ ہیں کہ جنہوں نے سالنامہ معارف رضا کے اداریوں، مضامین اور متعدد ضخیم خصوصی شماروں کے ذریعہ عالمی سطح پر اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت سے وابستہ یادگاروں کی تسلیم کی۔ یہی ہیں جن کی وجہ سے پہلی مرتبہ مفصل انداز میں اہل علم خلفاء اعلیٰ حضرت کی شخصیات و خدمات سے متعارف ہوئے۔ یہی ہیں جن کی کوششوں سے جہان رضویات کی سیر کرنے والوں نے امام اہل سنت کے نہ جانے کتنے مخلوطہ رسائل و کتب کی بے مثال علمی و فنی خوبصورتی سے اپنے مشام علم و فن کو محطر کیا۔ یہی توہہ ہیں جنہوں نے اپنی افراد ساز خصوصیت سے رضویات پر کام کرنے والے بے شمار جیالے تیار کر کے قوم و مسلم کے حوالے کئے۔ یہی توہہ ہیں کہ جنہوں نے دنیا کی متعدد و بے شمار یونیورسٹیوں تک امام اہل سنت کے وہی و کبھی علوم و فنون کی خوبصورتی کو پہنچانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ انہیں کے دم قدم سے دنیا کے بے شمار خطوطوں میں رہنے و نہیں والے اہل علم و دانش نے مجددوین و ملت کے مثالی علمی ورثہ سے اپنی آنکھوں کو خیرہ و محنڈا کیا۔ کبھی مضمون لکھ کر دنیا کے سامنے اعلیٰ حضرت و خانوادہ اعلیٰ حضرت اور خلفاء و تلامذہ اعلیٰ حضرت کی خدمات کو اجاگر کرتے ہیں تو کبھی مخلوطوں کو کتابی شکل دے کر اہل علم تک پہنچاتے ہیں۔ کبھی خود لکھتے ہیں تو کبھی دوسروں میں ہمت و حوصلہ کی اسپرٹ پیدا کر کے ان سے لکھواتے ہیں۔ نوجوان اسکالریس کی ہمت بندھا کر کبھی ان کو اعلیٰ حضرت اور متعلقین اعلیٰ حضرت پر پی ایچ ذی کرنے کو تیار کرتے ہیں تو کبھی ان محققین کو مواد کی نشاندہی کے ساتھ و افرط طور پر مواد مہیا کراتے ہیں۔ کبھی خانوادہ اعلیٰ حضرت سے

عوام و خواص کو وابستہ کرتے ہیں تو بھی محقق اہل علم و قلم کا رشتہ مرکز ال سنت سے مضبوط و مسحکم کرتے ہیں۔

یہ ہے ان کی زندگی کا ایک اجمانی نقشہ جو فروع رضویات کے بے شمار رنگوں سے مزین و آراستہ ہے۔ ان کی زندگی کے کسی بھی لمحہ میں فروع رضویات کے علاوہ کسی دوسرے جذبہ کی کوئی گنجائش دکھائی نہیں دیتی۔ ان کے شب و روز صرف اسی میں گزرے آخری وقت تک وہ دینی و مسلکی خدمات کے لئے کمر بستہ رہے، علالت، عمر رسیدگی، نقاہت و کمزوری کے باوجود دم و اپسی تک وہ فروع رضویات کے لئے پارے کی طرح مضطرب و بے چیلن رہے۔ اس بزرگی کے عالم میں بھی وہ درجنوں نو خیزوں سے زیادہ کام اکیلے و تنہا کرتے رہے۔

وہ ویسے بھی صاحب نسبت ہیں۔ ان کے پاس ان کے آباؤ اجداؤ کی بہت سی علمی، مذہبی، مسلکی اور روحانی نسبتیں اور امانتیں ہیں اس کے باوجود ان کے ان کارناموں کو دیکھ کر ہماری جماعت کے بہت سے اصحاب طریقت و معرفت نے انہیں اپنی بھاری بھر کم اجازت و خلافت سے سرفراز فرمایا۔ ابھی سال گزشتہ ہی کی بات ہے کہ انہوں نے رقم سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میں خانوادہ رضویہ سے اپنے جدی و پدری روحانی رشتوں کے استھنام اور قربت کے لئے صاحب سجادہ حضرت سبحانی میاں صاحب قبلہ سے اجازت و خلافت چاہتا ہوں۔ میں نے حضرت صاحب سجادہ مدظلہ سے تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا بات کرائیں، میں نے فون لگا کر دے دیا تو آستانہ اعلیٰ حضرت کے سجادہ نشین اور اعلیٰ حضرت کے شہزادے نے فرمایا کہ آپ میرے بزرگ ہیں، آپ کے پاس تو بزرگوں کی بہت سی امانتیں ہیں پہلے آپ مجھے وہ عنایت فرمائیں پھر میں بھی آپ کے حکم کی تعییں کروں گا۔ تب پہلے حضرت سید صاحب قبلہ نے صاحب سجادہ کو اپنی اجازت و خلافت دی پھر حضرت صاحب سجادہ نے انہیں اپنی اجازت و خلافت تفویض فرمائی۔ اسی موقع پر مجھ فقیر رقم پر بھی حضرت سید صاحب قبلہ کے جود و عطا کی موسلا دھار بارش ہوئی۔ حضرت سید

صاحب قبلہ نے فقیر راقم کو بھی اپنی زبانی اجازت و خلافت سے سرفرازی بخشنے ہوئے فرمایا کہ تحریر و سند کسی کے ہاتھ ارسال کر دوں مگر اس کا موقع نہ آپا یا کہ قدرت کی جانب سے آج آپ کا بلا و� آگیا۔ آپ بلاشبہ فروغ رضویات کا حسین استعارہ اور جماعت اہل سنت کے لئے ان کا وجود ایک نعمت تھا۔ صاحب سجادہ آستانہ اعلیٰ حضرت حضرت علامہ الحاج الشاہ محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں مدظلہ النورانی نے اس و خراش خبر پر اپنے گھرے رنج و الہم کا اظہار کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی اور خانقاہ رضویہ مرکز الحست درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں منظر اسلام کے اساتذہ و طلبہ کو حکم دیا کہ بعد نماز عشا حضرت سید صاحب بُشْرَى اللّٰهِ کے لئے قرآنی خوانی کر کے ایصال ثواب کی محفل کا انعقاد کیجئے اور فرمایا کہ اس غم کی گھری میں یہ فقیر قادری خادم خانقاہ رضویہ حضرت سید صاحب بُشْرَى اللّٰهِ کے جملہ اہل خانہ۔ جملہ پسمندگان اور جملہ الحست عقیدت کے ساتھ ہے۔ اللہ رب العزت آپ کے صغار و کبار کو معاف فرمائے۔ کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ الحست خاص کر ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کرامی کو ان کا بدل عطا فرمائے۔

آمدین بجاہ حبیبہ الکریمہ علیہ الفضل الصلوۃ والتسلیم۔

محمد سلیم بریلوی

خادم جامعہ رضویہ منظر اسلام
مدیر اعزازی ماہنامہ اعلیٰ حضرت
درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

26 جنوری 2020 بروز اتوار

رخصت ہوئے جہاں سے وجاہت رسول آہ!

(پروفیسر حافظ محمد عطاء الرحمن قادری رضوی کے سو گوار قلم سے)

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹر نیشنل کے سرپرست اعلیٰ، ماہنامہ "معارف رضا" کے مدیر اعلیٰ، مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں کے مرید خاص اور حضرت تاج الشریعہ و حضرت نباض قوم کے خلیفہ مجاز پیر سید وجاہت رسول قادری رضوی ۰۳ رجب مادی الاولی ۱۴۲۱ھ بمقابلہ ۲۶ جنوری ۲۰۲۰ء بروز انوار عین پارہ بجے دوپہر دنیاۓ فانی سے رحلت فرمائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ اتنے مختلف و مشق اور مہربان کی جدائی سے دل مغموم ہے۔ خاندان کے افراد تو دکھی ہیں ہی لیکن سمجھی اہلسنت اور محبانِ رضا اُنکی رحلت پر افسرده ہیں، وجہ یہ ہے کہ ہر عاشق رسول سے وہ دل کی گہرائیوں سے پیار کرتے اور اس کیلئے دعا گور ہتھے تھے۔ اب اُنکی یادیں ہی سرمایہ ہیں۔ اُنکے نورانی حالات اور مثالی خدمات کا بیان باعثِ آرام جان اور دل کے سکون کا سامان ہیں، اسی نیت سے نیز نظر چند سطور سپر قلم کر رہا ہوں۔

ولادت پاسعادت:

آل نبی، اولادِ علی، بھلِ گھشِ جیلانی حضرت سید وجاہت رسول قادری رضوی ۰۷ رب جمادی الاولی ۱۴۵۸ھ بمقابلہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء کو بنارس میں پیدا ہوئے۔

خاندانی حالات:

خلیفہ اعلیٰ حضرت مولانا سید ہدایت رسول قادری جو کہ بے مثال مناظر، محقق، مصنف، واعظ اور شاعر تھے، آپ کے جدہ امجد ہیں۔ جبکہ آپ کے والد ماجد مولانا سید وزارت رسول حامدی، جانشین اعلیٰ حضرت ججۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں بریلوی کے مرید، شاگرد اور خلیفہ ہونے کا شرف رکھتے تھے۔ (بیانیہ)

تعلیم و تربیت:

قرآن مجید ناظرہ اور اردو کی ابتدائی تعلیم والدہ ماجدہ سے گھر میں ہی حاصل کی۔ والدہ ماجدہ بھی شحری ذوق کی حامل اور حضور جنتہ الاسلام ﷺ سے شرف بیعت رکھتی تھیں۔ کچھ عرصہ دارالعلوم حمیدیہ رضویہ میں زیر تعلیم رہے۔ پھر والدہ ماجد جب بسلسلہ ملازمت راج شاہی، مشرقی پاکستان چلے گئے تو آپ بھی انکے ساتھ تھے، میرک وہیں پر کیا۔ بی، اے آنزو اکناکس گورنمنٹ کالج ڈھاکہ سے کیا۔ ۱۹۶۳ء میں راج شاہی یونیورسٹی سے ایم، اے معاشیات کیا۔ ۱۹۶۴ء میں کراچی تشریف لے آئے۔ علم دین سے محبت کی یہ لائق تقلید مثال دیکھی کہ ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد فیض یافتہ محدث اعظم پاکستان مولانا محمد نصراللہ خاں افغانی ﷺ سے عربی، صرف و خو، قدوری اور بخاری شریف کا درس لیا۔

علم و عمل میں جس کی وجہت عظیم تر
غم دے گئی ہے رحلت تاج نخل آہ

ازدواجی زندگی:

۷ راگست ۱۹۷۰ء کو آپ کا نکاح ہوا، جبکہ نکاح خواں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی ﷺ تھے۔ آپکے دو بیٹے سید محمد سطوت رسول قادری اور سید محمد صولت رسول قادری ہیں۔

تصنیف و تالیف:

آپ کی تصنیفات دور جن کے لگ بھگ ہیں، جن میں سے چند نمایاں تصانیف کے نام یہ ہیں:

- ☆ اصلاح معاشرہ سیرت رسول کی روشنی میں
- ☆ رحمت عالم ﷺ امن و اخوت کے عظیم داعی

-
- ☆ امام احمد رضا رض اور تحفظ حتم نبوت
 - ☆ کنز الایمان کی عرب دنیا میں پذیرائی
 - ☆ اسوہ حسنہ کے چاراغ
 - ☆ اہلی تصوف کا تصور جہاد
 - ☆ سفر نامہ قاہرہ
 - ☆ سفر نامہ بگلہ ولیش
 - ☆ فروع صحیح تاباں
 - ☆ ماہنامہ "معارف رضا" کے ادارے (دو جلد)۔

شعری ذوق:

دور طالب علمی سے ہی آپ شعر کہتے رہے۔ اس ذوق کو آپ کے دو اساتذہ پروفیسر شیدائی اور پروفیسر کلیم سہرا می نے مزید جلا بخشی، مؤخر الذکر نے آپ کا تخلص "تاباں" تجویز کیا۔ مشہور فارسی شاعر حافظ شیرازی کا کلام آپ کو تقریباً از بر تھا۔ انکار نگ آپ کے اردو کلام میں جھکتا ہے۔ تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل مجموعہ کلام "فروع صحیح تاباں" ۱۴۲۷/۱۴۲۰ء میں شائع ہو کر اہل علم و ادب سے داد و صول کر چکا ہے۔ ایک جگہ تحدیث نعمت کے طور پر خود ہی فرماتے ہیں:-

آج بزمِ شعر میں تاباں ہیں آپ
اللہ اللہ کیسی شهرت ہوئی

☆ آپ کے کلام پر رقم المروف کا تفصیلی مضمون ماہنامہ معارف رضا کراچی میں شائع ہو چکا ہے، یہاں پر اتنا ہی عرض کرنا کافی ہے کہ اہل علم نے آپ کے کلام کے فنی محسن کو دیکھ کر بر جستہ کہا: "کلام الوجاہت وجاهۃ الكلام"۔

اجازت وخلافت:

آپ شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتی عظیم عالم اسلام مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی کے دستِ القدس پر بیعت تھے، جبکہ حضرت مفتی تقدس علی خاں بریلوی، علامہ مفتی ظفر علی نعماںی، تاج الشریعہ مفتی محمد اندر رضا خاں بریلوی، نباض قوم مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی اور الشیخ محمد یوسف ہاشم الرفاعی (رحمۃ اللہ علیہ) سے اجازت وخلافت کا شرف طا۔

زیارت حرمین شریفین:

حرمین طینین کی حاضری ہر عاشق رسول کی قلبی تھنا ہے۔ حضرت سید وجاهت رسول قادری کو بھی حرمین شریفین حاضری کی بڑی تربّتھی۔ پہلی مرتبہ ۱۹۸۱ء میں حج بیت اللہ شریف اور حاضری مدینہ شریف کا شرف والدہ صاحبہ کے ھمراہ ملا، اس موقع پر حضرت قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین مدفن ﷺ کی زیارت بھی ہوئی۔ آپ نے چار مرتبہ حج بیت اللہ شریف اور چھ مرتبہ عمرہ شریف کی سعادت پائی۔ ان حاضریوں سے کیا انعام ملا؟ خود ہی فرماتے ہیں: ۔

جسم گریاں، قلب شاداں، روح تباہ ہو گئی
ہو گیا روش مقدر، سبز گنبد دیکھ کر

اخلاق و عادات:

حضرت وجاهت ملت با اخلاق، با کردار، مشق ہمچل، مہمان نواز اور مفسار تھے، غرور و تکبر نام کو بھی نہیں تھا، عاجزی و انگاری کے پیکر تھے۔ تین مرتبہ انگی دعوت پر راقم الحروف ”امام احمد رضا کانفرنس“ میں کراچی حاضر ہوا تو انگی مہمان نوازی کا خود مشاہدہ کیا۔ آخری ملاقات ۲۰۱۸ء میں ہوئی تو برادر اصغر ڈاکٹر محمد مطیع الرحمن کا ڈرائیور بھی ہمراہ تھا اور باہر گاڑی میں تھا، آپ نے اس کیلئے بھی چائے و دیگر لوازمات بھجوائے۔

اصاغر نوازی:

حضرت اس پیڑکی طرح نہیں تھے جو اپنے سائے میں کوئی اور پودا اگنے نہیں دیتا بلکہ آپ اس دریائے فیض کی مانند تھے جو کھیتوں، کھلیانوں اور پودوں کی کیساں آب یاری کرتا ہے۔

رقم الحروف نے ۱۹۰۰ء میں جب پنجاب یونیورسٹی میں صدر المشریعہ مولانا محمد احمد علی عنظیؒ کی تعلیمی خدمات کے موضوع پر مقالہ لکھتے ہوئے آپ سے تعاون کیلئے عرض کیا تو آپ نے علمی مواد پر مشتمل ایک بھاری پارسل بھیجا اور کسی قسم کے ڈاک خرچ وغیرہ کا مطالباً بھی نہ کیا۔ پھر یہ مقالہ چند اضافوں کے ساتھ ”سیرت صدر المشریعہ“ کے نام سے شائع ہوا تو آپ نے ایک جامع دیباچہ اس کیلئے تحریر کیا۔ رقم الحروف پر آپ کی عنایتوں کی بارش اس قدر کثیر تھی کہ اس مختصر مضمون میں اس کا احاطہ بہت دشوار ہے۔ سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت سے جب رقم الحروف کو نوازا تو شجرہ شریف کا شعر بھی موزوں کر دیا۔..... غرضیکہ وہ دنیا بھر کے محققین و مصنفوں کی سرپرستی کرتے تھے اور بہت حوصلہ افزائی فرماتے تھے آپ کا اپنا شعر ہے۔

مقصد زندگی وہ پاتے ہیں
دوسروں کے جو کام آتے ہیں

اتباع سنت:

حضرت وجہتِ ملت سنت رسول کے پابند تھے۔ اکثر سفید لباس میں ملبوس ہوتے تھے۔ چہرے پر سفید گھنی واڑھی کی بہار دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ اکثر دوپٹی ٹوپی سر پر رکھتے تھے جبکہ نمازوں اور محافل میں عمائدہ شریف سجائے رکھتے تھے۔ معروف شاعر اور عالم دین مولانا سلمان رضا فریدی مصباحی نے کیا خوب کہا ہے۔

راہِ عمل میں پیش نظر اسوہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم)
اک مرد باصول وجاہت رسول ہیں

داعیٰ درود پاک:

حضرت وجہت قادری سچے عاشق رسول تھے۔ عشق رسالت کا ایک لازمی تقاضہ ذکرِ رسالت سے نکاؤ اور مشغولیت ہے، جبکہ ذکرِ رسالت کا احسن طریقہ درود پاک ہے۔ حضرت وجہت ملت درود پاک کی شہرہ آفاق کتاب ”دلائل الخیرات“ کے باقاعدگی کے ساتھ ورد کے ساتھ ساتھ روز و شب درود پاک میں مصروف رہتے تھے۔ اس ذکر پاک میں خود بھی مشغول رہتے اور احباب کو بھی اس مبارک ذکر میں شمولیت کی دعوت دیتے رہتے تھے۔ فیض یافہ نباض قوم مفتی محمد عباس رضوی رحمۃ اللہ علیہ والش ایپ پر جو درود پاک روزانہ صحیح تھیں، حضرت وجہت صاحب وہ اپنے احباب کو روزانہ والش ایپ پر شیئر کرتے تھے۔ درود پاک کے متعلق اپنے کلام میں فرمایا:-

جب بھی رو حیات میں بھٹکا ہے اُستی
رستے درود پاک سے مٹا چلا گیا

تاجدار بریلی سے عقیدت:

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی عقیدت کو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ آپ نے اعلیٰ حضرت کی حیات و خدمات کے موضوع پر تقریباً پانچ کتب تحریر فرمائیں، جبکہ آپ کی ہر تصنیف و تحریر ذکرِ رسالت سے معطر و معبر ہے۔ رضویات پر آپ کی ذات سند کا درجہ رکھتی تھی۔ حضرت اپنی تمام کامیابیوں اور روحانی ترقیوں کو رضویات پر کام کی برکت قرار دیتے تھے۔ اپنے مجموعہ کلام میں فرمایا:-

آج تباہ ہیں منور جن کے عکس نور سے
عین ذات حق وہ آئینہ خانہ آپ ہیں
کون ہیں علمِ لدنی کی مثال اس دور میں
اعلیٰ حضرت جن کو کہتا ہے زمانہ آپ ہیں

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا:

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنسیشن کے آپ بانی اراکین میں سے تھے اور بانی ادارہ حضرت سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ۱۹۹۲ء میں رحلت کے بعد آپ ادارہ کے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کے دورِ صدارت میں ادارے نے دن دو گنی رات چونگی ترقی کی۔ آپ نے پوری دنیا کے محققین کو عالیٰ حضرت پر تحقیق میں تعاون فرمایا اور بیرون ملک سفر کیا۔ جامعہ الازھر میں بھی یوم رضا منانے کا اہتمام کیا، حضرت شرف ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ تشریف لے گئے اور شیخ الازہر سید محمد طنطاوی سے ملاقات کی۔ اس سفر کی رواداً ”سفر نامہ قاهرہ“ کے عنوان سے تحریر فرمائی۔ بنگلہ دیش بھی تشریف لے گئے اور متعدد اجتماعات میں خطاب فرمایا۔ اس سفر کی رواداً ”سفر نامہ بنگلہ دیش“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔ صد سالہ جشنِ مظہر اسلام کے موقع پر جب آپ بریلی شریف حاضر ہوئے تو عالیٰ حضرت کے اس عاشق کی وہ پذیرائی ہوئی کہ کم ہی کسی کو ایسی مقبولیت نصیب ہوئی۔

صد سالہ جشنِ کنز الایمان:

تاجدار بریلی رحمۃ اللہ علیہ کے شہرہ آفاق ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ کے سوالِ کامل ہونے پر آپ نے ”صد سالہ جشنِ کنز الایمان“ منانے کی تحریک چلائی، جس کے نتیجے میں پوری دنیا میں تقاریب کا اہتمام کیا گیا۔۔۔ اس موقع پر آپ نے ایک طویل نظم بھی تحریر فرمائی، جس کا ایک شعر نذر قارئین ہے:-

خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم اہلِ عشق

رات دن پڑھتے رہیں گے کنزِ ایمانِ رضا

☆ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا انٹرنسیشن کے زیر اہتمام ہر سال ایک عظیم الشان امام احمد رضا کانفرنس منعقد ہوتی ہے جس میں ملک و بیرون ملک سے سکالر تشریف لا کر مقالہ پڑھتے۔

☆ آپ چونکہ کئی زبانوں پر عبور رکھتے تھے، اس لئے رقم المروف نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ غیر ملکی مندوہین سے عربی اور انگلش میں آپ بے تکلف گفتگو فرماتے تھے۔

شانِ قلم، وقارِ سخن، پیکرِ علوم
تاجِ سرِ فنول، وجہتِ رسول ہیں

شعلہ بیانی و شیریں سخنی:

حضرت وجہتِ ملت کے جیدہ احمد حضرت سید بہایت رسول قادری خطیب الہند تھے، الہذا گھن مگر جس کے ساتھ خطابت اور شعلہ بیانی آپکا موروثی فن ہے۔ جب کبھی خطاب فرماتے تو معلوم ہوتا رضا کا شیر لکار رہا ہے۔ آواز بھاری ہونے کے ساتھ ساتھ شیریں اس قدر تھی کہ کافنوں میں رس گھولتی ہوئی محسوس ہوتی تھی۔ آپکا خطاب مدلل اور باحوالہ ہوتا تھا۔ انجمن اساتذہ پاکستان کے زیر اہتمام ”امام احمد رضا کانفرنس“ لاہور میں آپ نے حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی سائنسی مہارت پر گفتگو فرمائی تو سائنس کے اساتذہ بھی انگشت بدنداں تھے۔

علم و عمل میں جس کی وجہت عظیم تر
غم دے گئی ہے رحلتِ تاجِ فنول آہ

وقت کی قدر:

فارغ وقت گزارنا تو گویا آپ جانتے ہی نہ تھے۔ کام میں آپ کی مشغولیت کا انداز لاہور میں آپکے گزرے ہوئے ایک دن سے ملاحظہ فرمائیں: جمعہ آپ نے جامع مسجد گزار جیبیب بزرہ زار میں ادا فرمایا۔ بعد ازاں جس گاڑی کا اہتمام تھا، وہ قدرے لیٹ تھی تو فرمایا ”رکشہ منگوالیں“۔ ڈاکٹر مجیب احمد ان دونوں ناؤں ناون شپ رہائش پذیر تھے، انکے ہاں رکشے پر ہی تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب کو معلوم ہوا کہ قبلہ شاہ صاحب روزے سے ہیں تو اصرار کیا کہ ”انطا ریہیں فرمائیں“ لیکن آپ نے حضور داتا صاحب ہنڈلہ کی بارگاہ

میں حاضری کا عزم فرمایا، روزہ رکشے میں ہی انتظار ہوا۔ موسم گرم کے اس طویل اور گرم دن روزہ سے گذارنے کے بعد نمازِ مغرب جو مسجد داتا گنج بخش میں ادا فرمائی، میں محیت کا یہ عالم تھا کہ اوانین کے نوافل بھی ادا فرمائے۔ یہ ذوقِ عبادت کیوں نہ ہوتا کہ آپ رسول و اولادِ بتول تھے۔

جسکی حیاتِ عظمتِ سادات کی نقیب
ہم سے بچھڑ گیا وہ انہ بتول آہ

حضرتِ نباضِ قوم سے عقیدت:

نباضِ قوم، ولیٰ کامل، علامہ، الحاج، مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ کی استقامت، تقویٰ و طہارت اور علمی عظمت کے دل سے مترف تھے۔ مجموعہ کلام میں دو مناقب حضرتِ نباضِ قوم کی شان میں ہیں۔ فرماتے ہیں:

جبیں اسکی اسمِ محمد (صلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ) سے روشن
دو شالے سے پچکے ہے ایمانِ صادق
صلابت، صداقت، بحقِ استقامت
یہ ہے امتیازِ ایقانِ صادق

☆ آتا ہے نعت حضرتِ نباضِ قوم حَفَظَ اللَّهُ عَنْهُ سے اُنکی جو عقیدت تھی وہ تھی، محبانِ صادق سے اُنکی کتنی محبت تھی؟ اسکا اندازہ ذیل کے شعر سے لگائیں:

نذر کر دوں تباہِ دل و جان اپنی
جو دیکھوں میں زوئے محبانِ صادق

☆ حضرتِ نباضِ قوم نے حضرت وجاہتِ ملت کو سلسلہ عالیہ قادریہ رضویہ کی خلافت عنایت فرمائی تو شکریہ میں آپ نے ایک مکتوب تحریر کیا، جسکے لفظ لفظ سے عقیدت و محبت کا نور پک رہا ہے:

استاذ العلماء، پیر طریقت، رہبر شریعت، فیض یافہ حضرت امیر ملت، خلیفہ حضرت

مفتی اعظم، نائب حضرت محدث اعظم، حضرۃ العلام، مولانا، مفتی ابو داؤد محمد صادق قادری
رضوی نوری مدظلہ العالی
السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ!

امید ہے بفضلہ تعالیٰ مزاج اقدس بخیر ہونگے۔ آپ کا فرستادہ اجازات و خلافت
نامہ مع چند کتب اور شجرہ شریف کے، باصرہ نواز ہوا۔ آنکھوں سے لگایا، سر پر رکھا۔ دل ما
روشن، چشم ماشاد!

ایک سیہ کار و گنہگار سے حسین قلن رکھتے ہوئے جو نوازش اور کرم آپ نے فرمایا
ہے، زندگی بھر فقیر اس عطیہ پا کیزہ و نفیہ کیلئے آپ کامنون اور آپ کیلئے دعا گور ہے
گا، بلکہ یہ اس حقیر پر تقصیر کیلئے ایک ایسا تو شر آخوت ہے جس سے ہر دن حشر فلاج ونجات
کی امید قوی ہے۔ فقیر کو اس سے قبل سلسلہ عالیہ حامدیہ رضویہ قادریہ میں حضرت شیخ
الحدیث والتصیر علامہ مولانا تقدس علی خال حامدی رضوی قادری مدظلہ اللہ کی طرف سے اور
سلسلہ جیلانیہ رضویہ قادریہ میں تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی اختر رضا خاں
رضوی نوری قادری مدظلہ کی طرف سے اور سلسلہ عالیہ امجدیہ رضویہ قادریہ میں حضرت
مولانا مفتی ظفر علی نعمانی مدظلہ کی طرف سے اجازات و خلافت حاصل ہے۔ اب آپ کی
اس کرم فرمائی نے محدث اعظم پاکستان سیدنا حضرت مردار احمد علیہ الرحمۃ والرضوان
کے دریائے نورانیت و روحانیت سے سیراب فرمایا۔ ایک جمیع البحرين کے آپ صافی
سے روحانی تکشیکی کا وافر سامان فراہم کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ صحبت و عافیت کے ساتھ آپ
کی عمر شریف اور علم و فضل و روحانی کمالات میں برکت عطا فرمائے، اس گنہگار کو آپ
کے اور فقیر کے دیگر شیوخان مجاز بالخصوص سیدی مولائی و مرشدی نائب غوث و رضا
حضرت مفتی اعظم عالم اسلام محمد مصطفیٰ رضا خاں نوری رضوی قادری (قدست
اسراہم) کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی پر موت عطا فرمائے۔

(آمین بحاجۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ آپ کی اس عطاے کریمانہ پر اس گنہگار پر نرور کی کچھ ایسی کیفیت طاری ہے جو الفاظ میں بیان نہیں کی جاسکتی، شاید حافظاً علیہ الرحمۃ کا یہ شعر کچھ اظہار و دعا کر سکتے:

حافظا شاید اگر در طلب گوہرِ صل
دیده دریا کنم از ایک و درو غطوطہ خورم
والسلام مع الا کرام بددام کنندۂ اسلاف

خادمِ مسلک رضا، احقر العباد: فقیر و جاہت رسول قادری
(۱۸ ربیعان المعتض ۱۴۳۰ھ / ۱۰ اگست ۲۰۰۹ء)

☆ حضرت بناضر قوم ﷺ کے جاری کردہ ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ" کے پچاس سالہ جشن (منعقدہ بھٹی میرج ہال گوجرانوالہ) میں حضرت وجہت تلت ﷺ تشریف لائے اور ولودہ اگنیز خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی ﷺ کے تقویٰ و طہارت اور صوری و معنوی حُسن کو دیکھ کر مجھے اپنے پیر و مرشد حضور مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں بریلوی اور دیگر رضوی بزرگان کرام یاد آگئے جنکی فقیر نے زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔"

ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ"، جسکے آپ دور طالب علمی سے ہی قاری تھے، کے بارے میں تحریر فرمایا:

"جس طرح اعلیٰ حضرت کا لفظ جب بھی بولا یا لکھا جاتا ہے تو اس سے اپنے اور غیر کا ذہن فوراً صرف ایک ہی شخصیت امام احمد رضا خاں بریلوی کی طرف جاتا ہے اسی طرح جب مسلک اعلیٰ حضرت کے ترجمان ماہنامہ کی بات آتی ہے تو بلا تامل اپنے وغیرہ سب کی زبانوں پر "رضائے مصطفیٰ" گوجرانوالہ کا نام آتا ہے اور اسکے سر پرست اعلیٰ مولانا ابو داؤد محمد صادق صاحب مسلک اعلیٰ حضرت کے نقیب کی حیثیت سے پوری دنیا کے اہلسنت میں معروف و مسلم

ہیں۔ (تفصیل کیلئے پڑھئے: ماہنامہ رضاۓ مصطفیٰ، اکتوبر ۲۰۰۵ء)

وصال باكمال:

حضرت وجہتِ ملت عارضہ قلب میں بنتا تھے لیکن اسکے باوجود مصروف رہتے تھے۔ آخری سفر انتقال سے کوئی دو ماہ قبل نومبر ۲۰۱۹ء میں گوجرہ کا فرمایا اور ”امام احمد رضا کانفرنس“ سے خطاب فرمایا۔ انتقال سے کوئی ڈیڑھ ہفتہ قبل سائنس میں تکلیف کے سبب ہسپتال داخل ہوئے اور اپنے ماوہ ولادت (جمادی الاولی) کی ۳۰ تاریخ بروز اتوار بارہ بجے (ہجری لحاظ سے ۸۳ برس کی عمر پا کر) دنیاۓ فانی سے انتقال فرمایا۔

☆ جنازہ بروز پیر شریف علامہ شاہ عبدالحق قادری کی امامت میں نمازِ ظہر کے بعد ادا کیا گیا، جس میں علامہ کوکب نورانی، حاجی محمد حنیف طیب، ڈاکٹر مجید اللہ قادری، سید عظیم علی شاہ ہمدانی، صاحبزادہ سید ریاست رسول قادری، مفتی سید زاہد سراج القادری، علامہ محمد اسماعیل ضیائی، مولانا غلام غوث بغدادی، مولانا فضل رسول، ڈاکٹر مجیب احمد، حاجی محمد رفیق برکاتی، پروفیسر دلاور خاں اور مولانا محمد صادق اشرف رضوی سمیت بڑی تعداد میں علماء و مشائخ اور عاشقان رسول نے شرکت کی۔

☆ ملک و بیرون ملک تقاریب ایصالِ ثواب کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے، ان شاء اللہ عنقریب ادارہ تحقیقات امام احمد رضا ایشیشل ایک بڑی تقریبِ تحسین منعقد کرے گا، جس میں ملک اور بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے سکالرز آپی دینی خدمات کو خراج عقیدت پیش کریں گے۔

ٹوٹا ہنر کے پانچ کا اک اور پھول آہ
رخصت ہوئے جہاں سے وجہت رسول آہ
عشقِ رضا کا نیز تباہ چلا گیا
اہل سنن ہیں جس سے بہت ہی ملوں آہ

کمال ہنر کی نشانی و جاہت

خارج عقیدت ب موقع چلم
 عالمی ناشر رضویات بہر حضرت پیر
 وجہت رسول تاباں قادری رضوی
 ہیں بھر رضا کی روانی وجہت
 کمال ہنر کی نشانی وجہت
 مسلم ہے بے بھک جہاں رضائیں
 تری فکر کی فو نشانی وجہت
 بر سا ہے اہل رضا پر تمہارے
 صحاب سخاوت کا پانی وجہت
 بقا تجوہ کو احمد رضا سے ملی ہے
 کرے کیا فنا ، دار قافی وجہت
 اور فکر رضا میں میں
 عمر بھر جاں نشانی وجہت
 بھی وہ گلہائے باعث رضا کی
 سے سدا پاسا نی وجہت
 بھی جدھر ہو فکر رضا کی
 کیے ترجیحاتی وجہت
 محظی حیرت ہے بب کو
 تری نکتہ دانی وجہت
 صد شوق کہتی ہے دنیا کریں کے
 دلوں پر سدا حکم روانی وجہت
 ہے رہے گی، ہم اہل سنن پر
 خادم: جامعہ اہل سنت امداد العلوم مہمان

زندگی کی مقصدیت سے آشنا ایک غیر معمولی شخصیت

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی الازہری

زندگی ایسی بے ما یہ چیز نہیں ہے جسے اللہ تعالیٰ کی بندگی، نبی کریم ﷺ کی غلامی اور مقصدیت کے بغیر گذار دیا جائے، جو لوگ اعلیٰ مقاصد کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے زندگیاں گزارتے ہیں وہ دنیا سے چلے جانے کے بعد بھی دلوں میں زندہ رہتے ہیں، ان کا ذکرِ خیر باقی رہتا ہے۔ ان کے بارے میں لوگوں کے اچھے جذبات اور کلمات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گواہی بنتے ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں دنیا میں پھیلنے والا علم و آگہی کا نور ان کے لئے صدقہ جاریہ اور نیکیوں کا بڑھتے رہنے والا ایک عظیم سلسلہ بن جاتا ہے۔

حضرت سید وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ فانی دنیا سے ایک کامیاب زندگی گذار نے کے بعد دارالبقاء کی طرف رخصت ہوئے مگر وہ ہزاروں لوگوں کو اس بات کا گواہ بنایا کر گئے کہ انہوں نے زندگی جیسی نعمت کو بے مقصد امور میں ضائع نہیں کیا بلکہ زندگی کو اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں مقبول ایک ایسی شخصیت کی فکر اور تعلیمات کو دنیا بھر میں عام کرتے ہوئے گذار اجس نے تمام عمر تقدیس الوہیت اور ناموس رسالت پر پھرہ دیتے ہوئے نبی کریم ﷺ کی امت کو بدعتوں اور گمراہیوں سے بچاتے ہوئے گذاری۔ جس نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے شعر کا مصدقہ بن کر اپنی اور اپنے خانوادے کی عزت کو ناموس رسالت کے لئے ڈھال بنا لیا تھا۔

بر صغیر میں جب امت مسلمہ اپنے ہزار سالہ اقتدار کے بعد زوال کا ہنگار ہوئی تو اسلام دشمن انگریز اور ہندو مل کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ زنی کی مسلسل کوشش کرتے ہوئے ہندوستان کی سر زمین کو اندرس بنانے کے لئے کوشش تھے۔ مگر وہ اپنے تمام منصوبوں، سازشوں اور عیاریوں کے باوجود بر صغیر سے مسلمانوں کا نام و نشان مٹانے

سکے، کیونکہ یہاں چشتی، قادری، نقشبندی اور سہروردی صوفیاء نے اس خوبصورتی سے ”جمم الا اللہ“ بیویا تھا کہ برطانوی مسیحیوں کو وہ کامیابی حاصل نہ ہوئی جو فرانس اور دیگر ملکوں کے مسیحیوں نے اپنی عیاری، مکاری اور دھوکہ دہی سے اندرس میں حاصل کی تھی۔ مختلف سلاسل سے وابستہ مشائخ نے بر صغیر میں نہایت جانشناختی، حکمت اور لگن سے توحید و رسالت کا نور عام کیا تھا، برطانوی سامراج نے مسلمانوں کا نام و نشان منانے کے لیے ہلاکو اور چنگیز کے انسانیت سوز مظالم کو چیچے چھوڑ دیا، ان ظالموں نے لاکھوں علماء مشائخ اور عام مسلمانوں سے زندگی جیسی نعمت تو چھین لی گکروہ مسلمانوں سے ایمان جیسی دولت چھیننے میں ناکام رہے۔

آج بھی ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے کروڑوں مسلمانوں کے سراللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہی جھکتے ہیں۔ اور ان کے دلوں میں آج بھی اسلام و شمنوں کی ہزار سازشوں کے باوجود عشق رسول ﷺ کی شمعیں روشن ہیں۔ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی تصنیفات کی بدولت نہ صرف بر صغیر پاک و ہند بلکہ دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں توحید کا نور جنمگارہا ہے ان شاء اللہ آئندہ بھی جنمگاتا رہے گا۔ اور عشق رسول کی شمعیں ایمان کی حرارت کو بڑھاتی رہیں گی۔

اصلاح امت، اسلام کی نبات ثانیہ اور سلف صالحین سے جوڑنے والی امام احمد رضا خان کی ہمہ جہت تعلیمات اور ان کے نور نصیرت کو دنیا بھر میں عام کرنا حضرت سید وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ کا اوڑھنا بچھوٹا، جنون اور زندگی کا مقصد تھا، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کے بانی اور پہلے صدر حضرت سید ریاست علی قادری رحمۃ اللہ علیہ حضرت فاضل بریلوی کی تعلیمات اور افکار کے فروع کا سلسلہ ایک قابل قدر سطح پر پہنچا کر ربِ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، حضرت سید وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کے علمی، تحقیقی اور اصلاحی مقاصد کو مسعود ملت حضرت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود

احمد بن حنبل کی سرپرستی اور اپنے سراپا اخلاص احباب کی رفاقت میں نکتہ عروج پر پہنچا دیا۔ اللہ کرے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی آئندہ بھی ان خطوط پر گامزنا رہے جو ہمارے لیے بھی کریم سلسلہ تعلیم کی آل پاک کے ان دو پھولوں نے معین کے تھے۔ اللہ تعالیٰ، اُس کے جبیب ملکہ تعلیم اور سلف صالحین کے ساتھ تعلق کو مضبوط تر کرنے کی وہ علمی تحریک جاری و ساری رہے جس کے لئے ان دونوں حضرات نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کی بنیادوں کو خون جگر سے سینچا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضرت سید صاحب کے دامن سے وابستہ ان حضرات کی خدمات کو بھی شرف قبولیت عطا فرمائے جنہوں نے اپنے علم، اپنی صلاحیتوں اور اپنے مال کو ان دونوں حضرات کے اشارہ ابرو پر فکر رضا کے فروع کے لئے وقف کیا۔

حضرت سید وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ نے قومی اور عالمی سطح پر رضویات کے فروع کے لئے جو کروار ادا کیا اس کا احاطہ کرنا فرد واحد کے بس میں نہیں، ان شاء اللہ آنے والے وقت میں یہ سعادت وہ خوش نصیب محققین حاصل کریں گے جنہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت اس مقصد کے لئے منتخب فرمائے گی۔ میں اختصار کے ساتھ حضرت سید وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ کے دورہ قاہرہ کے حوالے سے کچھ سطور تحریر کرنے کی کوشش کروں گا جس کے دوران مجھے بھی حضرت سید صاحب کے ہمراہ ایک خادم کی حیثیت سے وقت گذارنے کا موقع ملا۔ رضویات کے حوالے سے اس تاریخی سفر کی روئیداد پیش خدمت ہے۔

والد گرامی حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک خصوصی دعاء کی برکت اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و کرم سے مجھے ۱۹۹۰ء میں سکالر شپ پر الازہر یونیورسٹی قاہرہ میں تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا تو میں نے عربی زبان و ادب میں ایم اے کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹر رزق مری ابو العباس علیہ السلام کی گرانی میں "اشیخ احمد رضا خان البریلوی الہندی، شاعر اعربیا۔" کے عنوان سے تحقیقی مقالہ لکھا۔ اور جب

مذکورہ مقالہ کے مناقشہ (viva) کی تاریخ مقرر ہوئی تو مجھے ایک دوست نے مشورہ دیا کہ اگر تمہارے والد گرامی علامہ شرف قادری صاحب اور حضرت سید وجاہت رسول قادری صاحب اس موقع پر قاہرہ تشریف لا سیں تو بہت اچھا ہو گا۔ ان کے اس دورے کے بہت ثابت علمی اثرات ہوں گے، امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے پھیلائے گئے شکوہ و شبہات کا بھی ازالہ ہو گا۔ یہ دونوں حضرات الازہر یونیورسٹی کے علاوہ دیگر یونیورسٹیز کے اساتذہ سے بھی مل لیں، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی عربی تصنیفات بھی یہاں تقسیم فرمادیں تو مصری اہل علم کے لئے ایک ہندوستانی عالم سے شاسائی بہت خوبگوار ہو گی۔ میں نے یہ ساری گذارشات حضرت والد گرامی اور حضرت سید وجاہت رسول قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیں۔ حضرت سید صاحب نے عارضہ قلب اور ناسازی طبع کے باوجود اس دورے کے انتظامات مکمل فرمائے، پھر یہ دونوں حضرات مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بمقابل ۲۵ جولائی ۱۹۹۹ء کو میرے مقالہ کے مناقشہ (دایبا) پر تو بعض تاگزیر و جوہات کی بنا پر نہ پہنچ سکے مگر ۲۳ جمادی الاولی ۱۴۲۰ھ بمقابل ۶ ستمبر ۱۹۹۹ء کو قاہرہ پہنچے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ حضرت سید صاحب کی علمی اور روحانی مشن سے محبت کی انتہاء تھی کہ وہ ڈاکٹر ز کے منع کرنے کے باوجود اپنی جان بحقیلی پر رکھ کر عارضہ قلب جیسے حساس امر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قاہرہ تشریف لائے، تب اللہ تعالیٰ کی رحمت نے حضرت سید صاحب کو یوں اپنی آغوش میں لیا کہ دورہ قاہرہ کے دوران حضرت سید صاحب کو کثیر مصروفیات کے باوجود کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی اور وہ انتہائی کامیابی سے اپنا دورہ مکمل کر کے واپس پاکستان تشریف لائے۔

حضرت سید صاحب نے قاہرہ پہنچتے ہی مسجد سیدنا الحسین رضی اللہ عنہ کے پہلو میں واقع فندق الماکلی میں قیام فرمایا، اہل بیت کرام کے مزارات پر حاضری دی اور پھر اہل علم سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

حضرت سید صاحب کی سب سے پہلی ملاقات بصارت سے محروم مگر بصیرت سے مالا مال میرے استاد محترم ڈاکٹر رزق مری ابوالعباس رحمۃ اللہ علیہ سے ہوئی، میں ڈاکٹر صاحب کو لے کر ہوٹل پر حاضر ہوا، ڈاکٹر صاحب دونوں مہمانوں کے ساتھ بہت پر تپاک طریقے سے ملے، بعد میں ڈاکٹر صاحب نے دونوں صاحبان کی اپنے گھر میں ایک پر ٹکلف فیافت بھی کی۔

اس کے بعد الا زہر یونیورسٹی کے اساتذہ سے ملاقاتوں کا سلسلہ شروع ہوا، یہ دونوں حضرات ”کلیٰۃ الدّراسات الاسلامیہ والعربیۃ“ میں تشریف لائے جہاں ان کی (فیکلشی ڈین) ڈاکٹر محمود شیخوں، الا زہر یونیورسٹی کے سابق پروفاؤنس چانسلر ڈاکٹر محمد السعدی فرھود اور ڈاکٹر رزق مری ابوالعباس اور دیگر کئی اساتذہ سے بھی ملاقات ہوئی۔ بعض اساتذہ کو کتب پیش کی گئیں، لائبیریری میں بھی بعض عربی کتب رکھوائی گئیں۔

علاوہ ازیں مورخہ ۱۱ ستمبر کو الا زہر یونیورسٹی کی فیکلشی آف لینگویجز میں قائم شعبہ اردو کے صدر نشین ڈاکٹر ایہاب حظی عز العرب اور دیگر اساتذہ سے ملاقات ہوئی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا عربی دیوان مرتب کرنے والے مصری استاد ڈاکٹر حازم محمد احمد الحفوظ بھی اسی شعبے کے ایک استاد ہیں، شعبہ اردو کے بعض مصری اساتذہ نے ہندوستان سے جبکہ بعض نے پاکستان سے اردو ادب میں پی ایچ ڈی کرکی تھی۔ اس کے بعد الا زہر یونیورسٹی کی ایک اور فیکلشی: کلیٰۃ الدّراسات الانسانیۃ (فیکلشی آف ہومینیزیٹ سٹڈیز فار گرلز) کے تحت قائم شعبہ اردو میں صدر شعبہ ڈاکٹر ابراہیم محمد سے ملاقات ہوئی، حضرت سید صاحب نے شعبہ اردو کے لئے کچھ کتب بھی پیش کیں۔

علاوہ ازیں دونوں حضرات نے عین شمس کی کلیٰۃ الاداب (فیکلشی آف لیبریج) میں قائم شعبہ اردو اور فارسی کا بھی دورہ کیا جہاں مصری ڈاکٹر محمد السعید جمال الدین، ڈاکٹر امین الحنولی اور دیگر اساتذہ سے ملاقات ہوئی۔

مورخہ ۱۳ ستمبر کو دونوں حضرات ڈاکٹر حازم محمد احمد محمود الحفوظ کے ہمراہ قاہرہ قیام

کے دوران حضرت سید صاحب اور علامہ شرف قادری نے پورا دن رضویات کی طرف متوجہ ہونے والے سب سے پہلے مصری سکالر ڈاکٹر حازم محمد احمد الحمود کے گھر میں گذارا۔

الازہر یونیورسٹی کے مرکزی سیکریٹریٹ (مشیخ الازہر) میں مشیخ الازہر ڈاکٹر محمد سید طنطاوی رحمۃ اللہ علیہ سے ملے، ان کو عربی کتب پیش کیں، ان کے سیکریٹری نے ملاقات کے لئے ۱۵ منٹ کا بہت کم وقت دیا تھا لیکن جب ادارہ تحقیقات کا وفد مشیخ الازہر صاحب سے ملا تو انہوں نے اس وفد کو شیڈول سے ہٹ کر بہت زیادہ وقت عنایت فرمایا، اپنی تفسیر کے دو سیٹ اور دیگر ڈیہر ساری کتب بھی عنایت فرمائیں۔ حضرت سید صاحب نے مشیخ الازہر سے میں رضویات کے حوالے سے خدمات سرانجام دینے والے تین مصری دانشوروں کے اعزاز میں ایک تقریب کی منظوری کے لئے درخواست پیش کی تو انہوں نے کمال شفقت اور محبت سے اس اجازت مرحت فرمائی اور درخواست پر دستخط کئے، پروگرام میں تشریف آوری کے لئے گذارش کی تو انہوں نے فرمایا: ”اگر مقررہ تاریخ کے شیڈول میں وقت کی مجبایش ہوئی تو ضرور آؤں گا۔“ اگرچہ وہ اپنی مصروفیات کے سبب پروگرام میں تشریف نہیں لاسکے تھے مگر حضرت سید صاحب اور حضرت علامہ شرف قادری رحمۃ اللہ علیہما مشیخ الازہر صاحب کی ملنگاری، تواضع اور علم دوستی سے بہت متاثر ہوئے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور زمانہ سلام کو عربی لقلم کے سانچے میں ڈھالنے والے حضرت حسین مجیب مصری جعفر بن عاصم کے گھر ان ملاقات کی، ڈاکٹر صاحب عربی کے علاوہ انگریزی، فرانسیسی اور ترکی زبان میں بھی شاعری کے جو ہر دکھائے۔ ڈاکٹر حازم صاحب نے سلام رضا کا عربی نشر میں ترجمہ کیا تھا جیسے ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے لقلم کے سانچے میں ڈھالا جو کہ ”المنظومة الاسلامية في مدح خير البرية“ کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر حسین مجیب صاحب نے ”صفوة

المدعی“ کے عنوان سے حدائق بخشش کو بھی عربی لفظ کے ساتھ میں ڈھالا، یہ ترجمہ بھی قاہرہ سے شائع ہو چکا ہے۔

حضرت سید صاحب المنظومة السلامیۃ طبع کرنے والے ادارے ”الدار الشفافیۃ للنشر“ میں بھی تشریف لے گئے، جہاں آپ نے ادارہ تحقیقات کی طرف سے ”المنظومۃ السلامیۃ“ فی مدح خیر البریٰ کے دو نسخے خریدے جن میں حضرت سید صاحب نے کچھ تو قاہرہ میں تقسیم کئے جبکہ باقی اپنے ساتھ پاکستان لے آئے جہاں سے دو نسخے عرب ممالک کے اہل علم کو بھجوائے جائیں گے۔ حضرت سید صاحب نے اس انداز میں سلام رضا کے ناشر کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔

مورخہ ۲ جمادی الآخرة ۱۴۳۰ھ بہ طابق ۱۲ ستمبر ۱۹۹۹ء کو میں وکیل الکلیہ ڈاکٹر فوری عبد ربہ کی صدارت میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس کی کارروائی حضرت علامہ عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ نے بعد میں عربی مرتب فرمائی رقم الحروف (ڈاکٹر متاز احمد سدیدی) نے اس کا اردو ترجمہ کیا جو کہ شائع ہو چکا ہے۔ اس پروگرام میں حضرت سید صاحب نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کی طرف سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی عربی شاعری پر لکھے گئے رقم الحروف کے مقالہ کے مگر ان ڈاکٹر رزق مری ابو العباس چشتیہ، سلام رضا کو عربی لفظ کے ساتھ میں ڈھانے والے مصری شاعر اور ادیب ڈاکٹر حسین مجیب مصری اور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کا عربی دیوان مرتب کرنے والے ڈاکٹر حازم محمد احمد المخنوظ حفظہ اللہ تعالیٰ کو گولڈ میڈل پیش کیے گئے، ڈاکٹر حازم صاحب نے ہی سلام رضا کا عربی میں نشری ترجمہ کیا تھا جسے ڈاکٹر حسین مجیب مصری نے عربی کے ساتھ میں ڈھالا، علاوہ ازیں انہوں نے مختلف مصری اساتذہ سے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی شخصیت اور خدمات پر مضامین لکھوا کر حضرت سید صاحب کے اس دورہ کے موقع پر ”مولانا احمد رضا بمناسبتہ مرور شانیں عاماً ہجریاً علیٰ رحیلہ۔“ کے عنوان سے ایک یادگاری کتاب مرتب کی جسے حضرت سید صاحب نے ادارہ تحقیقات امام احمد

رضا کی طرف سے قاہرہ سے شائع کروایا۔

ڈاکٹر حازم محمد احمد امغوظ اس دورہ کے دوران حضرت سید صاحب اور حضرت علامہ شرف قادری رحمۃ اللہ علیہما کے ساتھ ساتھ رہے، انہوں نے حضرت سید صاحب کی کثیر اہل علم سے ملاقات کروائی، انہوں نے ڈاکٹر عبدالنعم خفاجی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی دونوں حضرات کی ملاقات کروائی، مصر کے ادبی حلقوں میں بہت بلند مقام رکھتے ہیں، انہوں نے عربی ادب کے حوالے سے کثیر کتب تصنیف فرمائی ہیں۔

حضرت سید صاحب اپنے ان دونوں رفقاء کے ہمراہ مصر کی بہت بڑی لائبریری بھی تشریف لے گئے، جہاں آپ نے رضویات سے متعلق عربی اور اردو کتب کا تحفہ پیش کیا جسے لائبریری کے اعلیٰ حکام نے بعد سرت قبول کیا۔

اس طرح حضرت سید وجاہت رسول قادری ﷺ نے شدید علات کے باوجود قاہرہ کا بہت مصروف دورہ کیا، اس دوران آپ یوں ہشاش بشاش رہے جیسے مچھلی پانی میں، گویا کہ تقدیس الہیت اور شان رسالت کے پاسبان امام احمد رضا خان ﷺ کی فکر اور تعلیمات کو دنیا میں عام کرنا ہی حضرت سید صاحب کے لئے وجہ سکون تھا۔ اللہ کریم آپ جملہ علمی اور دینی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات سے نوازے۔ آمين بجاه سید المرسلین۔

وہ جو عالم تحقیق کو ویران کر گیا

ابو سنان عتیق الرحمن رضوی، مالیگاؤں (ہند)

+91 9096957863

26، جنوری کی سہ پہر تھی..... کچھ گھر بیلوں کاموں میں مصروف تھا... کہ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت العلام سید ابو الحسنین عبدال قادر جیلانی قادری بغدادی طال اللہ عمرہ کے یکے بعد دیگرے کئی فون آئے... علیکم سلیک کے بعد لرزتی آواز اور کپکپاتے لبوں سے نکلے جملے ساعتوں سے فکرانے بعد ول پر جائے... دنیاۓ سنت کا نیز تباہ کلم و تحقیق کا انمول ہیرا ہم سب کو داغ مفارقت دے گیا... فقیر کو تسلیاں دیں، تعزیتی و دعائیہ کلمات ادا کیے، دیر تک آپ کی خدمات کا ذکر کرتے رہے.....

دل مانے کو تیار نہیں ہو رہا تھا کہ ایسا حادثہ پیش ہو چکا ہے... وصال کی خبر سننے ہی احباب پاک سے رابطہ شروع کیے... احباب کے رابطہ نمبرات مسلسل بڑی آتے رہے... سوچا ٹس ایپ چیک کر لیا جائے، ٹس ایپ آن کرتے ہی حضرت مولانا مفتی یوسف کمال رضوی، مولانا سید مبشر قادری، مولانا کوب نورانی اوکاڑوی، مولانا اسلم رضا تحسینی، مولانا سید شاہ عبدالحق قادری، سمیت دیگر متعدد احباب کے پیغامات پر نظر پڑی... اور دل مغموم ہو گیا: اذالله و اذالیہ راجعون

جس نے درجنوں محققین اور اسکالرز کو رضویات پر تحقیق کی راہیں فراہم کیں... جس نے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی کی صدارت اور سرپرستی کے منصب سے افکار رضا کی اشاعت کی نئی نئی جھتیں جلاش کیں... جس نے ساری زندگی میرا رضا میرا رضا کے ترانے گنتنا تھے گزار دی... جس نے زندگی کا لمحہ لمحہ افکار رضا کی ترسیل و تبلیغ کے لیے وقف کر دیا... جہاں گئے، بھلے تھا گئے مگر فکر رضا کی اشاعت کرنے والوں کی ایک جماعت، ایک تحریک چھوڑ آئے... پاکستان کا کوئی شہر کوئی قصبہ ایسا نہیں ہو گا جہاں جا کر

ذکر رضا کی شعیں نہ روشن کی ہوں ... ہند، سندھ، بنگلہ دیش، ججاز مقدس، مصر، عراق
جدهر گئے، افکار و اذکار رضا کے گلشن کھلا دیے ... امام احمد رضا کانفرنس کے پلیٹ فارم
سے تحقیقات رضویات کو ایک نیا موز دیا ... عالمی جامعات میں محققین کو فروغ افکار امام
احمد رضا پر تحقیق کی ترغیب دلاتے ... نہ صرف ترغیب دلاتے ہر ممکن علمی تعاون فراہم
کرتے ... کوئی کتاب، کوئی مخطوط، کوئی حوالہ جب جہاں سے طلب ہوتا فراہم
کرواتے ... تحقیق مکمل ہونے تک گاہے بگاہے فون کر کر کے احوال دریافت کرتے
رہتے ... مفید مشوروں سے نوازتے ...

دین و سنت کے کام کرنے والوں کی خوب پذیرائی کرتے ... خوب حوصلے
بڑھاتے ... خوب سے خوب تر کی ترغیب دلاتے ... ایسے احصاء غرنواز کہ ہم جیسے کچھ نہ
کرنے والوں کو بھی محبت سے پیار سے کام کی راہیں بتاتے ... اور ثوٹے پھولے
کاموں پر خوب دعا میں دیتے ... انداز ایسا ہوتا کہ لوگ از خود آپ کی ترغیبات پر
کشاں کشاں چلے آتے ... ہم چھوٹوں کو اس ادا سے نجات کے ہر کوئی یہ سوچتا کہ
سب سے زیادہ عزیز وہ ہے ... ہر کوئی سوچتا کہ سب سے زیادہ اسے نواز رہے ہیں ...
آپ کی شفقتیں ... آپ کی یادیں ... آپ کی باتیں ... ذہن و فکر کے گوشوں میں قید
ہیں ... بار بار غود کر آتی ہیں ... بہت سارے خطوط و خاکے جن پر آپ کے ساتھ کام
جاری تھا ... آپ کے بغیر تنہ محسوس ہوتے ہیں ... آپ کا وہ رات کے سناؤں
میں کال کرنا ... فقیرزادے کو پیار دینا ... عالمی و دینی معاملات میں رہنمائی و سرپرستی
کرنا ... فقیر کاں رکھتے وقت آپ سے عرض کرتا حضور دعاوں میں یاد رکھیے گا
مسکراتے اور فرماتے:

”يَا أَبْنَىَ الْعَزِيزِ الْكَرِيمِ هُرْنَازَ كَيْ بَعْدَ آپ سب کا سمنانی میاں (پیارے
بیٹے سنان حمزہ قادری) کا نام لے کر فقیر دعا کرتا ہے ...
پھر دیر تک سنان حمزہ قادری کو بھی دعا میں دیتے رہتے ... ایک بار پیغام بھیجا:

”یہ فقیر حیر پر تقصیر آپ کے اور آپ کے اہل خانہ کے لیے صبح و مسادع اکرتا رہتا ہے... آپ کو ترقی پذیر دیکھ رہا ہوں“.....

جون 2019ء کے اوخر میں جب حضرت ہستپال سے رخصت ہو کر گھر تشریف لائے تو آنے بعد فقیر کو احوال سے آگئی کے لیے صبح بھیجا اور اس حقیر سراپا تقصیر کی یوں عزت افزائی فرمائی:

”مجی فقیر گنہوار گھر آچکا ہے۔ لیکن اب سانس کا مرض ہو گیا ہے اسکا علاج، اکسرے وغیرہ ہو گا ڈاکٹرنے بات کرنے سے منع کیا ہے جیسے ہی اجازت ملے گی سب سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سے گفتگو کا شرف حاصل کروں گا۔ اللہ کریم آپ کو خوش و خرم اور پھلتا پھولتا رکھے۔ آمين۔ بجاه النبی الکریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“.....

.... نیک بخت فیروز مند فرزند... یا اینی العزیزی الکریم... ابو منانی میاں... آہ افسوس! اب یہ محبتیں... یہ پیار... یہ الفت... یہ اپنا یتیمت... یہ اساغر نوازیاں... یہ شفقتیں... یہ عنایتیں... یہ سب یادیں بن گئیں... کس کس عنایت کا ذکر کریں... اتنی نوازشات و کرم ہیں کہ ہم اس مختصر اظہار یہ میں بیان نہیں کر سکتے... بس ہم نے اپنا عظیم محسن کھو دیا...“

وہ محسن جس نے اپنی عمر کی ۸۰ ویں بہاروں کے بعد بھی سرعت و پابندی کے ساتھ دنیا بھر میں اہل سنت اور بالخصوص رضا کارانِ رضویات سے رابطے میں رہے... ان کی سر پرستی و علمی رہنمائی فرماتے رہے... ایسے حالات میں بھی جب کہ ڈاکتروں نے مکمل آرام کی تلقین کی تب بھی آپ کے علمی و تربیتی معمولات میں کوئی تبدیلی نہیں محسوس کی گئی... ضعف و نقاہت کے دور میں بھی آپ جو ان مردی سے افکار و رضا کی ترویج و اشاعت میں ہمہ تن مصروف و مشغول رہے...“

ایسے تھے ہمارے ہمدران مددوچ اعلیٰ حضرت کے چہیتے خلیفہ شیر پیشہ اہل سنت،

علامہ سید ہدایت رسول را مپوری لکھنؤی علیہ الرحمہ کے پوتے ... اعلیٰ حضرت کے بڑے صاحب زادے حضور جنتۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں رحمۃ اللہ کے خلیفہ مولانا وزارت رسول قادری حامدی علیہ الرحمہ کے شہزادے: جنہیں دنیاۓ اہل سنت صاحبزادہ سید وجاہت رسول تاباں قادری توری رحمۃ اللہ تعالیٰ کے نام سے جانتی ہے ... جنہیں اعلیٰ حضرت کے دوسرے شہزادے سیدی سرکار حضور مفتی اعظم علیہ الرحمہ سے بیعت و اجازت کا شرف بھی ہے ... مرشد کریم حضور مفتی اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسا عشق و ارفانگی کہ فقیر جب بھی بریلی شریف حاضر ہوتا اور حضرت کو خبر دیتا تو بار بار احوال پوچھتے اور ایک سوال ضرور کرتے - مفتی اعظم کی مزار پر حاضری وی؟ ... متعدد سادات و مشائخ اہل سنت کے علاوہ انہیں جانشین حضور مفتی اعظم یادگار مفسر اعظم حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی اختر رضا خاں قادری از ہری علیہ الرحمہ سے بھی خلافت ہے ... اہل سنت قلم کاروں، محققین اور دین و سنت کے خدمت گاروں کا یہ عظیم محن، حافظ ملت علیہ الرحمہ کے قول: "زمین کے اوپر کام زمین کے نیچے آرام کا حقیقی مصدق ... زندگی بھر دین و سنت کے کام کرنے والا ہم سب کو دار غ مفارقت دے کر ابدی آرام کے لیے چلا گیا۔ ادا اللہ و ادا الیہ راجعون۔"

یہ صورتیں الہی کس دیس بستیاں ہیں
اب ان کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مُؤْلَفُ الْكِتَابِ
رَبُّ الْعَالَمِينَ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
يَعْلَمُ مَا فِي الْأَوْرَاقِ

تاریخی بادشاہی سین وصال

حضرت مولانا احمد جامدی دہلی ایام آنکی رسمی کتابخانہ ملکہ عزیزہ اللہ تعالیٰ طبیعی

سرکاری ادارہ تبلیغات اسلام اسلام (طبیعت)

"تاریخی بادشاہی سین وصال" (2020ء)

2020ء میں	1441ھ میں
صاحب کاروان ٹور نوٹس	☆ الہی ادخلنے میں الحمد
اویس پر فرمات	☆ تسبیب الرحمہا در حمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
صلی علیہ رضا	☆ فتنی مہر سکان
پونڈہ سیدیہ ملی حضرت	☆ صلی علیہ رضا
درجہ تحریر فرمات	☆ بخششہ رب تکبیر رضا
دورہ ملی حضرت	☆ زیدر امین رضا
سید راہ سید جامدی دہلی ایام آنکی	☆ آماگیر العیان امام احمد رضا
شہزاد احمد ملی حضرت	☆ فوریزم نام احمد رضا
صاحب گھنی ملی حضرت	☆ حسین، سعی، حسینی، حسینی آدم حرام
آوازہ، مالی فرموداں	☆ صادق الشیعہ دہامت دہلی ائمہ
دائی فرمی رفتہ بار	☆ مالی قدر دہامت دہلی ائمہ
گورنمنٹ لیکان رضا	☆ دہامت لیکان دہامت حمۃ اللہ
جیونہ لیکان رضا	☆ کی مالی مصلحت دہامت دہلی
دہلی لیکان رضا	☆ دہنے آگاہ مطری لیکان رضا

جو کسی بادشاہی سین وصال کا ذکر کا ہے مالک ایام کے بھرپور کلی سیاست کا لبریور ہے۔

لیکن اکیس بادشاہی اولکاروئی مور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

Rehmat – Ullah Alaihima

A true devotee of Imam Ahmad Raza Khan
Was Sayyed Wajahat Rasool Qadri Taban.

He thought, spoke, wrote and spread
Whatever Raza's writings he had read.

He used to seek ever luminous illumination
From Raza fountain of religious interpretation.

Although he was seated as IDARA's President
Yet he served as Imam Ahmad Raza's servant.

He sacrificed his health, wealth, leisure and pleasure
For exploring and acquiring Raza knowledge-treasure.

He utilized his capacities to maximum magnitude,
Wished to uplift IDARA as Chartered Research Institute.

His readings and writings, full of Ahmad Raza's love and light,
He believed, in sha'Allah, it would guide him to the path right.

Rizviyyat readers and researchers were his family and circle,
Whenever met them, his face sparkled with smile and twinkle.

He said them happy welcome and memorable farewell,
His heart-chambers did bloom and blossom upon their arrival.

Really, the boundless bounties of Imam Ahmad Raza Khan,
Eagerly acclaimed, the pen of Sayyed Wajahat Rasool Taban.

Always, Taban was very much pleased upon this precious asset,
**"Mamnoon-e-Faiz-e-Raza" he penned down his title and epithet.

Written by:

Dr. Saleem Ullah Jundran, Mandi Baha-ud-Din, Punjab, Pakistan.

Dated : Jumadi-us-Sani 28 ,1441A.H. / February 23, 2020 AD.

**Qadri, Sayyed Wajahat Rasool. (2005). Arz-e-Nasher. In Sufi
Abd-us-Sattar Tahir Naqshbandi (Ed.), Maktoobat-e-Masoo'di.**

**(PP.1-2),Silver Jubilee Celebrations, Imam Ahmad Raza
International Conference. Karachi: Idara Tehqeeqat-e-Imam
Ahmad Raza, International.**

قطعہ بحوالہ سانچہ ارجح

حضرت صاحبزادہ وجہت رسول ہاباں قادری رضوی حکیم

قل عز و اکرم ہاباں وجہت کرم
نار کو ہبڑ کر سے ہے طے ہے کے
مال۔ مل ہلی گیب ہے ۷۰ حین اور کہ
جن سے بھی حقیقی مل مل ہلا، طے ہے کے
صاحب داد و مل مل، یعنی انہیں مصل
میں جنم طم و فن، شان وہ طے ہے کے
ہاں وہ گھائے مصل، ہاں وہ بب دہ رضا
پڑ کے داد اور شاد ہو کے فنا طے ہے کے
مرد ہے داد خدا، یعنی خرد ہے کا
پی کے وہ سافر رضا، مت دلا طے ہے کے
ہاشم رضویات پر رحمت رب و ربر
خدمت دین کر کے ہے لے کے ۶۰ طے ہے کے
وادی محمد ہاں سنوا ان کے لئے دعا کرو
و ۲۰ تھیں عہد دول، دے کے دعا طے ہے کے

(الصحابزادہ وجہت احمد دادر رضوی)

